عورتوں کی مکمل نماز مع ضروری مسائل
خواتین کی نماز
افادات
عبد المصطفٰے اعظمی
نظر ثانی
محمد شکیل مصطفٰے اعوان چشتی
عماد بک سنٹر لاہور

ایک خوبصورت رسائل

خواتین کی نماز

عورتوں کی مکمل نماز مع ضروری مسائل

عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

نظرِ ثانی

محمد شکیل مصطفیٰ اعوان چشتی

عماد بُک سنٹر اُردو بازار لاہور

کتاب نام — خواتین کی نماز

نظرثانی — محمد شکیل مصطفےٰ اعوان چشتی

سرورق — اے ایف ایس ایڈورٹائزر
0345-4653373

سن اشاعت — جولائی 2008

تعداد — 1100

قیمت

عماد بُک سنٹر اُردو بازار لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

ایمانیات

ایمان مجمل : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَاهُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ۔

میں ایمان لائی اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کئے اس کے تمام احکام، مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے۔

ایمان مفصل : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔

میں ایمان لائی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

تنبیہ : ایمان مجمل و ایمان مفصل اور ان چھ کلموں کو زبانی یاد کرلو اور معنوں کو خوب سمجھ کر سچے دل سے یقین کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ، کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے، کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے ناواقف یا غافل ہیں، حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرادیں اور ان کلموں کے معنی بچوں کو ذہن نشین کرادیں تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد و عورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی سے قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے یاد نہ ہوں، ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کرلیں اور ان کے

معنوں کو سمجھ کر سچے دل سے ان کو جان پہچان کر اور مان کر ان پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں کیونکہ یہی عقیدے اسلام کی پوری عمارت کی بنیاد ہیں، جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ہل جائے یا کمزور ہو جائے، تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی، ٹھیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی شک و شبہ پیدا ہو جائے تو اسلام کی عمارت بالکل ہی تہس نہس اور برباد ہو جائے گی۔

چھ (٦) کلمے

١۔ اول کلمہ طیب : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

٢۔ دوم کلمہ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَـهٗ، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

٣۔ سوم کلمہ تمجید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا اعظمت والا ہے۔

٤۔ چہارم کلمہ توحید : لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا، وہ عظمت اور ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بزرگی والا ہے، سب بھلائیاں اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

۵۔ پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ میں اللہ سے بخشش مانگتی ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے، جو میں نے کیا، خواہ جان کر یا خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا، میں اس کی طرف توبہ کرتی ہوں، اس گناہ سے جسے میں جانتی الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ ہوں اور اس گناہ سے بھی، جو میں نہیں جانتی، یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے، اور تو الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط۔ ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور ہر گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۶۔ششم کلمہ رد کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَآ اَعْلَمُ بِهٖ. اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتی ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتی ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوئی کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بری نو ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اور

ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لائی اور میں کہتی ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

تعداد رکعاتِ نماز

نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں
فجر	x	۲	۲	x	x	۴
ظہر	x	۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴	x	۴	x	x	۸
مغرب	x	x	۳	۲	۲	۷
عشاء	۴	x	۴	۲ سنت ۳ وتر واجب	۲ وتروں سے پہلے ۲ وتروں کے بعد	۱۷
تراویح:	بیس رکعات سنت مؤکدہ		x	x	x	x

وہ سجدہ روحِ زمیں جس سے کانپ اٹھتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

مسائل کی چند اصطلاحیں

یہ وہ اصطلاحی بولیاں ہیں کہ ان کو جان لینے سے اس کتاب کے سمجھنے میں مدد ملے گی اور مسائل کے سمجھنے میں ہر جگہ بہت سی سہولت اور آسانی ہو جائے گی' اس لئے مسئلوں کو پڑھنے سے پہلے ان اصطلاحوں کو خوب سمجھ کر اچھی طرح یاد کرلو۔

فرض : وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو' اس کا کرنا ضروری' اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی' اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے' جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں: ایک فرض عین' دوسرے فرض کفایہ۔

فرض عین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ اور فرض کفایہ وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں' بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

واجب : وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو' اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے' لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں' بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔

سنت مؤکدہ : وہ ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو' البتہ بیانِ جواز کے لیے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو' اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی

عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا' جیسے نمازِ فجر کی دو رکعت سنت اور نمازِ ظہر کی چار رکعت' فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں اور نمازِ مغرب کی دو رکعت سنت اور نمازِ عشا کی دو رکعت سنت۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنتِ مؤکدہ ہیں۔

سنتِ غیر مؤکدہ : وہ ہے جس کو حضورِ اقدس ﷺ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو' اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں' جیسے عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت اور عشا سے پہلے کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنتِ غیر موکدہ ہیں۔ سنتِ غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب : ہر وہ کام ہے' جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو' خواہ اس کام کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو' اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو' یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا' نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا' خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر' میلاد شریف' پیرانِ کبار کے وظائف وغیرہ' مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح : وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا' دونوں برابر ہو' جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا' اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام : وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل سے ہو' اس کا چھوڑنا ضروری اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی ہے اور گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حرام فرض کا مقابل ہے' یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔

مکروہِ تحریمی : وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو‘اس کا چھوڑنا لازم اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہِ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے‘ مگر چند بار اس کو کر لینا گناہِ کبیرہ ہے۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہ واجب کا مقابل ہے‘ یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہِ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

اساءت : وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحقِ عذاب ہے۔

واضح رہے کہ یہ سنتِ مؤکدہ کا مقابل ہے۔ یعنی سنتِ مؤکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

مکروہِ تنزیہی : وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں‘ مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا‘ یہ سنتِ غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔

خلافِ اولیٰ : وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا‘ لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

پاکی کے مسائل کا بیان

وضو کا طریقہ : (۱) وضو کرنے والی کو چاہیے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے۔ (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے۔ (۳) پھر مسواک کرے یا (داتن) اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی ہوئی یا چپکی ہوئی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک یا خلال سے نکالے اور چھڑائے‘ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ (۴) روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے‘ لیکن اگر

روزہ دار ہوتو غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔(۵) پھر داہنے ہاتھ سے تین دفعہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔(٦) پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ (۷) پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر داہنا ہاتھ دھوئے، پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے۔

ضروری احتیاط : اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلاّ ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سبھوں کو ہلا پھرا کر دھوئے تاکہ سب جگہ پانی بہہ جائے (۸) پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھوں انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں۔ پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرح لائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں، پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا، اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ (گلے کا مسح نہ کرے کہ مکروہ ہے)۔ (۹) پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ پھر بایاں پاؤں تین دفعہ دھوئے۔(۱۰) پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔

وضو کی دعائیں

کلی کرنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

ترجمہ: یااللہ میری مدد کر قرآن کی تلاوت اور اپنے ذکر اور شکر میں اور اپنی عبادت کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرنے میں۔

ناک میں پانی دینے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَآئِحَۃَ النَّارِ.

ترجمہ: یااللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور دوزخ کی بدبو نہ سونگھا۔

منہ دھونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۵

ترجمہ: یااللہ میرے چہرے کو چمکدار بنا اس دن (جب تیری مخلوق کے) چہرے روشن اور سیاہ ہوں گے۔

داہنا بازو دھونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۵

ترجمہ: یااللہ میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے حساب سہل لینا۔

بایاں بازو دھونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا عَنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ ۵

ترجمہ: یااللہ میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں اور پشت کی جانب سے نہ دینا۔

سر کے مسح کرنے کی دعا :

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ ٥

ترجمہ : یا اللہ مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دے اس دن جب تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

کانوں پر مسح کرنے کی دعا :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ٥

ترجمہ : یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو بات کو سنتے ہیں اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

داہنا پیر دھونے کی دعا :

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ٥

ترجمہ : یا اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر جمانا جس دن کہ قدم پھسلیں گے۔

بایاں پیر دھونے کی دعا :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرًا. ٥

ترجمہ : یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو سودمند فرما۔

نوٹ : ہر عضو کو دھونے کے وقت اس کی دعا پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں، اگر

---

[1] حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک فرشتے تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے جائیں گے۔ (طبرانی)

ان دعاؤں کو پڑھے گی تو وضو کی برکات جلد حاصل ہوں گی۔

وضو کے بعد کی دعائیں :

وضو ختم کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لے کہ یہ بیماریوں کی شفا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو دھوتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیا کرے اور دُرُود شریف وکلمہ شہادت بھی پڑھتی رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں پڑھ لے تو اچھا اور ثواب ہے، نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

خوب یاد رکھنے والے مسائل : اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے، لیکن یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے یا ان میں کچھ کمی ہو جانے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گناہ ہوگا اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے، چنانچہ نیچے ہم ان چیزوں کا بیان لکھتے ہیں، ان کو پڑھ کر خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔

وُضُو کے فرائض : وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔(۱) پورے چہرے کا ایک بار دھونا۔(۲) ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، (۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا، یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا۔(۴) ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔(قرآن مجید و عالمگیری ج ۱ ص ۴ وغیرہ عامہ کتب فقہ)

مسئلہ : وضو یا غسل میں کسی عضو کے دھونے کا یہ مطلب ہے کہ جس عضو کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ اگر کوئی حصہ بھیگ تو گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ بہت سی عورتیں بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پھرا کر کے بدن پر پانی چپڑ لیتی ہیں اور سمجھ لیتی ہیں کہ بدن دھل گیا۔ یہ غلط طریقہ ہے، بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو بوند جانا ضروری ہے۔ [1]

(دُرِّ مختار، رَدُّ المحتار جلد اول ص ۶۷ عالمگیری جلد اول ص ۴ مصری)

اور مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گیلا ہاتھ پھرا لیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کے لیے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چومتے ہیں پھر مسح کرتے ہیں یہ ایک لغو کام ہے، مسح میں گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا چاہیے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴)

وُضُو کی سنتیں : وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں۔ (۱) وضو کی نیت کرنی، (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا، (۴) مسواک کرنا، (۵) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا۔ (۶) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۸) مرد کو داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا، (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) مرد کی داڑھی کے جو بال منہ کے دائرہ کے نیچے ہیں، ان پر گیلا ہاتھ پھیرنا (۱۴) اعضاء کو لگا تار دھونا کہ

---

[1] عضو کے ہر حصہ پر تین بار پانی بہانا سنت ہے خواہ تین بار پانی بہانے کے لیے کئی چلو پانی لینا پڑے، اس لیے کہ تین چلو پانی لینا سنت نہیں بلکہ پورے عضو پر تین بار پانی بہانا سنت ہے، لہٰذا تین چلو پانی لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے، وضو کے پانی کے لیے شرعاً کوئی مقدار معین نہیں لہٰذا اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف ہو اور نہ اس قدر کم خرچ کرے کہ سنت ادا نہ ہو، بعض عورتیں صرف ایک چھوٹے سے پانی کے لوٹے سے وضو بنانے کی کوشش کرتی ہیں خدا تعالیٰ انہیں دھونے اور بھگونے کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (انوار الحدیث)

ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے‘(۱۵) کانوں کا مسح کرنا‘(۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔(عالمگیری و بہارِ شریعت)

وُضو کے مُستَحَبَات : وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں‘ان کی تعداد بہت زیادہ ہے‘جن میں سے کچھ ضمناً وضو کے طریقہ میں ذکر ہو چکیں‘باقی کو اگر تفصیل کے ساتھ جاننا ہو تو بڑی بڑی کتابوں‘ مثلاً ہمارے استاذ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ’’بہارِ شریعت جلد اول حصہ دوم‘‘ کا مطالعہ کیجئے۔

بہر حال! چند مستحبات یہ ہیں (۱) جو اعضاء جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ‘ دونوں پاؤں‘ تو ان میں داہنے ہاتھ سے دھونے کی ابتدا کریں‘ مگر دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہیے‘یوں ہی دونوں کانوں کا مسح ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے۔(۲) انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا۔(۳) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۴) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔(۵) اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا (۶) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ دینا۔(۷) بلا ضرورت وُضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لینا۔(۸) ڈھیلی انگوٹھی کو بھی پھیر لینا۔(۹) صاحبِ[1] عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔(۱۰) اطمینان سے وضو کرنا۔(۱۱) کانوں کے مسح کے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔(۱۲) کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطرات سے بچانا۔(۱۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو۔ (۱۴) اگر تانبے وغیرہ کا ہو تو قلعی کیا ہوا ہو (۱۵) اگر وضو کا برتن لوٹا ہو تو بائیں طرف رکھیں۔(۱۶) اگر لوٹے میں دستہ لگا ہوا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں۔(۱۷) اور ہاتھ دستہ پر رکھیں‘ لوٹے کے منہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔(۱۸) ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا تا کہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں۔(۱۹) ہر عضو کے دھوتے وقت دل میں وضو کی نیت سے حاضر رہنا۔(۲۰) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ

---

[1] صاحب عذر کی تعریف آگے آئے گی۔۱۲

اور درود شریف اور کلمہ شہادت پڑھنا۔ (۲۱) ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا۔ (۲۲) اعضاء کو بلا ضرورت پونچھ کر خشک نہ کرے، اور اگر پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے۔ (۲۳) وضو کر کے ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (۲۴) وضو کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے، اس کو تَحِیَّۃُ الْوُضُو کہتے ہیں۔ (عالمگیری جلد ا، ص ۹، بہارِ شریعت وغیرہ)

وضو کے مکروہات : وضو میں درجِ ذیل باتیں مکروہ ہیں، یعنی یہ چیزیں وضو میں نہ ہونی چاہییں۔ (۱) وضو کے لئے نجس/ ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔ (۲) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ (۳) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۴) وضو کے اعضا سے وضو کے برتن میں قطرے ٹپکانا (۵) پانی میں کھنگار یا تھوک ڈالنا۔ (۶) قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھنگار ڈالنا۔ (۷) بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (۸) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۹) اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (۱۰) منہ پر پانی مارنا۔ (۱۱) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ (۱۲) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا (۱۳) ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا۔ (۱۴) حلق اور گلے کا مسح کرنا۔ (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۷) اپنے لئے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا۔ (۱۸) تین نئے نئے پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا۔ (۱۹) جس کپڑے سے استنجاء کا پانی خشک کیا ہو، اس سے وضو کے اعضاء کو پونچھنا۔ (۲۰) دھوپ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا، ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ : وضو نہ ہو تو نماز و سجدۂ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور خانہ کعبہ کے طواف کے لئے وضو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۹)

مسئلہ : جُنب (جس پر غسل کرنا فرض ہو) کو کھانے پینے، سونے کے لئے وضو کر

لینا سنت ہے۔ اسی طرح اذان واقامت وخطبۂ جمعہ ٔعیدین اور روضۂ مبارکہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔ (بہارشریعت)

مسئلہ : سونے کے لئے‘ سونے کے بعد‘ میت کو نہلانے یا اٹھانے کے بعد‘ جماع سے پہلے‘ غصہ آ جانے کے وقت‘ زبانی قرآن شریف پڑھنے‘ یا علم حدیث اور دوسرے دینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لئے یا دینی کتابیں چھونے کے لئے‘ شرمگاہ چھونے یا کافر سے بدن چھو جانے یا صلیب یا بت چھو جانے کے بعد‘ جھوٹ بولنے‘ غیبت کرنے اور ہر گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت‘ کسی کے بدن سے اپنا بدن بے پردہ چھو جانے سے یا کوڑھی اور برص والے کا بدن چھو جانے سے‘ بغل کھجانے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد‘ ان سب صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔ (بہارشریعت)

وُضو توڑنے والی چیزیں : (۱) پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ (۲) پیشاب‘ یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز‘ یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ (۴) کھانا یا پانی یا خون یا تپ کی منہ بھر کر قے کرنا۔ (۵) اس طرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ (۶) بے ہوش ہو جانا۔ (۷) غشی طاری ہو جانا۔ (۸) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں۔ (۹) دکھتی ہوئی آنکھ سے پانی کا کیچڑ نکلنا۔ (۱۰) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱ وغیرہ)۔

مسئلہ : وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا خود بالکل برہنہ ہو کر وضو کیا یا نہانے کے وقت برہنہ ہی وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے‘ یہ بالکل غلط ہے‘

ہاں! البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو' بلکہ استنجاء کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کیونکہ بغیر ضرورت کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

مسئلہ : اگر ناک صاف کی' اس میں سے جما ہوا خون نکلا' تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہتا ہوا خون نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ : چھالا نوچ ڈالا۔ اگر اس میں سے پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ : کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ : زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کچھ تری چمکی' مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ : کھٹمل' مچھر' مکھی' پسّو نے خون چُوسا' تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (درمختار)

مسئلہ : قے میں صرف کیچوا گرا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر اس کے ساتھ کچھ پانی وغیرہ بھی نکلا تو دیکھیں گے کہ منہ بھر ہے یا نہیں' اگر منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ : وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے' یہاں تک کہ اگر چُلّو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہوگئی تو یہ چلو کا پانی بے کار ہو گیا' اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے' بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ : دُکھتی ہوئی آنکھ' دُکھتی ہوئی چھاتی' دُکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے' وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ : کسی کے تھوک میں خون نظر آیا تو اگر تھوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو

نہیں ٹوٹا' اور اگر تھوک سرخی مائل ہو گیا' تو وضو ٹوٹ گیا۔ (رَدُّ المُحتار' ج ا ص ۹۴)

مسئلہ : وضو کے بعد ناخن یا بال کٹوائے تو وضو نہیں ٹوٹا' نہ وضو کو دہرانے کی ضرورت ہے نہ ناخن دھونے اور نہ سر کا مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ : اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھو لے اور اگر اکثر اس قسم کا شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے' یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد شک پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (عالمگیری ج ا' ص ۱۳)

مسئلہ : جو باوضو تھی اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا' تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں' ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وَسوَسَہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ سے ایسا شبہ ہو جایا کرتا ہو تو اس شبہ کو ہرگز نہ مانے' اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں' بلکہ وسوسہ کی اطاعت ہے۔ (عالمگیری ج ا' ص ۱۳)

مسئلہ : اگر بے وضو تھی' اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ یقیناً بلا وضو ہے' اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری' ج ا' ص ۱۳ وغیرہ)

مسئلہ : یہ یاد ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ وہ کونسا عضو تھا' تو بایاں پاؤں دھو لے۔ (درمختار ج ا' ص ۱۰۱)

مسئلہ : شیرخوار بچے نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر قے ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے گا ناپاک کر دے گا' لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا' بلکہ سینہ تک پہنچ کر لوٹ آیا ہے تو پاک ہے۔ (درمختار' ج ا' ص ۹۳)

مسئلہ : سوتے میں جو رال منہ سے گرے' اگر پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو' پاک ہے۔ (درمختار ج ا' ص ۹۳)

مسئلہ : مُردے کے منہ سے جو پانی بہے ناپاک ہے۔ (درمختار' ج ا' ص ۹۳)

مسئلہ : منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہوگیا' اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ لگا کر کلی کے لیے پانی لیا' تو لوٹا' کٹورا' اور کُل پانی نجس ہو جائے گا' چلو سے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لیے پانی لے۔

غسل کے مسائل

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

۱۔ کلی کرنا: اس طرح کہ منہ کے پُرزے پُرزے میں پانی پہنچ جائے' فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو' دانتوں کی جڑ' زبان کے نیچے' زبان کی کروٹیں' غرض کہ منہ کے اندر پُرزے پُرزے کے ذرّے ذرّے میں پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا۔ بلکہ غسل میں فرض ہے بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ میں حرکت دے تا کہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے ہاں روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

۲۔ ناک میں پانی چڑھانا: غسل میں ناک کے اندر اس طرح پانی چڑھانا فرض ہے کہ دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے پانی کو سونگھ کر سانس اوپر کو کھینچ کر پانی کو ناک کے اندر چڑھائے کہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے اور ناک کے اندر کے تمام بالوں کا بھی دھل جانا فرض ہے۔

۳۔ تمام بدن پر پانی بہانا: یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک

بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر ہر ذرے ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے۔ **بعض عورتیں** سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتی ہیں اور پانی بدن پر (پوت) مَل لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ غسل ہو گیا' حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا اور وہ سُوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا' لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں' سر کے' بھنوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک دُھل جانے کا خیال رکھیں' اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گراریوں اور سوراخ' اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ' پیٹ کی سلوٹیں' بغلیں' ناف کے غار' ران اور پیڑو کا جوڑ' جنگا سا (دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ) ڈھلکے ہوئے پستان کے نیچے کا حصہ' شرمگاہ کا ہر حصہ' ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

توجہ فرمائیں: اگر ناخن پر نیل پالش لگائی تھی تو پہلے اسے کھرچ کر یا Nail Polish Remover سے صاف کرلیں اور اگر ایسا میک اَپ کیا ہو جس کی وجہ سے پانی جلد تک نہ پہنچ سکے تو اسے صاف کرلیں کیونکہ وضو' غسل میں پانی کا جلد پر بہانا فرض ہے' اگر ایسا نہ کیا گیا تو وضو نہ ہوگا' جب وضو' غسل نہیں تو نماز کیسی؟ ۱۲۔
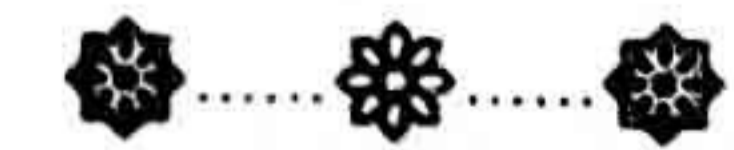
غسل کا طریقہ

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے

پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے' پھر استنجاء کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو' پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مُبالغہ کرے' پھر ہاتھ میں پانی لے لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر پھیر کر بدن کو ملے' خصوصاً جاڑوں (سردیوں) میں تا کہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے رہ نہ جائے پھر داہنے کندھے پر تین بار پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائے' پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر ہر حصہ کو خوب مَل مَل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

ضروری تنبیہ: اس بات کا خاص طور پر خیال رکھو کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس کپڑے پہن کر غسل کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں ناپاک تہبند اور بدن سب پاک ہو جائے گا' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے تہبند کی نجاست اور زیادہ پھیلتی ہے اور سارے بدن بلکہ نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے۔ اس لئے نہانے میں لازم ہے کہ پہلے بدن کو اور اُس کپڑے کو جس کو پہن کر نہاتے ہیں دھو کر پاک کر لیں ورنہ غسل تو کیا ہو گا؟ اُس تر ہاتھ سے جن جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ناپاک ہو جائیں گی اور سارا بدن اور تہبند بھی ناپاک ہی رہ جائے گا۔

مسئلہ: غسل میں سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہہ جانا ضروری ہے اور گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ اُن کو کھول کر جڑ سے نوک تک ہر بال پر پانی بہائے اور عورت پر صرف بالوں کی جڑوں کو تر کر لینا ضروری ہے۔ گُندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں' ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بغیر کھولے بالوں کی جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کو کھولنا ضروری ہے اور چوٹی

کھول دینے کے بعد بالوں کو جڑ سے نوک تک دھونا ضروری ہے۔ (درمختار ج ۱ص ۱۰۴)

مسئلہ : غسل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھرا کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

کن کن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے وہ پانچ ہیں۔

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا۔ (۲) احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جانا۔ (۳) ذَکر کے سر کا عورت کے آگے یا پیچھے داخل ہونا' دونوں پر غسل فرض کر دیتا ہے۔ (۴) حیض کا ختم ہونا۔ (۵) نفاس سے فارغ ہونا۔ (عالمگیری ج ۱' ص ۱۵ مصری)

مسئلہ : جمعہ' عید' بقر عید' عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کر لینا سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۱' ص ۱۵)

مسئلہ : میدانِ عرفات اور مُزْدَلِفَہ میں ٹھہرنے' حرمِ کعبہ اور روضہ مُنورہ کی حاضری' طوافِ کعبہ' منیٰ میں داخل ہونے' جمروں کو کنکریاں مارنے کے لیے غسل کر لینا مستحب ہے۔ اسی طرح شبِ قدر' شب برأت' عرفہ کی رات' مردہ نہلانے کے بعد' جنون اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد نیا کپڑا پہننے کے لیے' سفر سے آنے کے بعد' استحاضہ بند ہونے کے بعد' گناہ سے توبہ کرنے کے لیے' نمازِ اِستِسقاء کے لیے' گرہن کے وقت نماز کے لیے' خوف' تاریکی' آندھی کے وقت' ان سب صورتوں میں غسل کر لینا مستحب ہے۔ (درِمختار ج ۱ص ۱۱۴ وغیرہ)

مسئلہ : جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہائے (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کا چھونا' (۴) قرآن شریف کا پڑھنا (۵) کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ و حدیث اور دوسری دینی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے' مگر آیت کی جگہوں پر ان

کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ : درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کرے۔(بہار شریعت)

مسئلہ : غسل خانہ میں اگر چھت نہ ہو، ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں! البتہ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، اگر ننگے نہائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو، تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ : عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ : غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے، دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

مسئلہ : جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں، کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔(عامہ کتب فقہ)

مسئلہ : جس عورت پر غسل واجب ہے، اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلد سے جلد غسل کرے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے، اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکی کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب اگر تاخیر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔(بہار شریعت، ج اول، حصہ ۲ ص ۴۲)

مسئلہ : جس عورت پر غسل فرض ہے، اگر وہ کھانا کھانا چاہتی ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے۔(بہارِ شریعت ج اول، حصہ ۲ ص ۴۲)

تَیَمُّم کا بیان

اگر کسی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کے لیے تیمّم کر لینا جائز ہے۔ مثلاً ایسی جگہ ہو کہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو یا پانی تو قریب ہی میں ہو مگر دشمن یا درندہ کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکتی ہو یا پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو تو ان صورت میں بجائے وضو اور غسل کے تیمّم کر کے نماز پڑھ لے وضو و غسل دونوں کے تیمم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

تیمم کا طریقہ:۔ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمّم کی نیت کرے اور زبان سے یہ بھی کہہ لے کہ نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھیرے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرے پر ہر جگہ پھر جائے' اگر بلاق یا نتھ پہنے ہوئے ہو تو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھیرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر رکھ کر دونوں کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھر جائے' اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہو تو زیور کو ہٹا کر اس کے نیچے کھال پر ہاتھ پھیرے' اگر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھیرا تو تیمّم نہیں ہوگا۔ اس لئے خاص طور پر اس کا دھیان رکھنا چاہیے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے۔ (درمختار ج۱ ص۱۵۸)

تَیَمُّم کے فرائض:۔ تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں۔ (۱) تیمّم کی نیت

(۲) پورے چہرہ پر اس طرح ہاتھ پھیرے کہ بال برابر کوئی حصہ ہاتھ پھرنے سے نہ رہ جائے۔ (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔ (درمختار ج ا ص ۱۵۴)

تَیَمُّم کی سنتیں:۔ تیمّم میں دس چیزیں سنت ہیں' وہ یہ ہیں

1- بسم اللہ پڑھنا۔

2- ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

3- ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہو تو ہاتھوں کو جھاڑنا۔

4- زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا۔

5- پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا۔

6- پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔

7- چہرہ اور ہاتھوں پر لگا تار ہاتھ پھیرنا ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ پھیر کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھیرے۔

8- پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھ پر ہاتھ پھیرنا۔

9- اگر کوئی زیور وغیرہ پہنا ہو تو اُسے ہٹا کر ہاتھ پھیرنا۔

10- انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ ان میں غبار بھر گیا ہو اور اگر انگلیوں میں غبار پہنچا ہو۔ مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا ہو جس پر غبار نہ ہو تو انگلیوا کا خلال کرنا فرض ہے۔ (بہارشریعت ج اول' حصہ ۲' ص ۶۷)

مسئلہ : مٹی' ریت' پتھر' گیرو وغیرہ ہر اس چیز سے تیمّم ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو' لوہا' پیتل' کپڑا' رانگا' تانبا' لکڑی وغیرہ سے تیمّم نہیں ہو سکتا جو کہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے' وہ زمین کی جنس سے ہے' جیسے مٹی وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جائے یا پگھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں' جیسے لکڑی اور سب دھاتیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ : راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ : گچ کی دیوار اور پکی اینٹ سے تیمّم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو اسی طرح مٹی، پتھر، وغیرہ پر بھی غبار ہو یا نہ ہو بہر حال تیمّم جائز ہے۔(عامہ کتب)

مسئلہ : کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو کرے گی، تو نماز قضا ہو جائے گی، تو چاہیے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر اس پر لازم ہے کہ وضو کر کے اس نماز کو دہرائے۔ (درِمختار وردُّ المحتار ج۱، ص ۱۶۴)

مسئلہ : جس جگہ سے ایک عورت نے تیمّم کیا، اسی جگہ سے دوسری بھی تیمّم کر سکتی ہے۔(بہارِ شریعت ج اول، حصہ ۱، ص ۷۰)

مسئلہ : عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمّم ناجائز یا مکروہ ہے، یہ غلط ہے، مسجد کی دیوار اور زمین پر بھی تیمّم بلا کراہت جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج۱)

مسئلہ : تیمّم کے لیے زمین پر ہاتھ پھیرا اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنے سے پہلے ہی تیمّم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا، تو اس سے تیمّم نہیں کر سکتی، بلکہ اس کو لازم ہے کہ وہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مار کر تیمّم کرے۔(بہارِ شریعت ج۱، ص ۷۰ وغیرہ)

مسئلہ : جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے، اُن سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور اُن کے علاوہ پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(عامہ کتب فقہ)

استنجاء کا بیان

جب استنجاء خانہ میں داخل ہونا چاہے تو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ پڑھ کر پہلے بایاں قدم رکھے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں نکالے اور غُفۡرَانَکَ پڑھے۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۳)

پیشاب کے بعد استنجا کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پاک مٹی یا پتھر یا پھٹے پرانے کپڑے لے کر پیشاب کی جگہ سکھا لے اور اگر قطرہ آنے کا شبہ ہو تو کچھ ٹہل لے یا کھانس کر یا پاؤں زمین پر مار کر کوشش کرے کہ رکا ہوا قطرہ باہر نکل پڑے پھر پانی سے پیشاب کی جگہ دھو ڈالے اور پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے چند ڈھیلوں یا پتھروں سے پاخانہ کی جگہ پونچھ کر صاف کرلے پھر پانی سے اچھی طرح دھولے۔

مسئلہ: ڈھیلا اور پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کریں۔ داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔

مسئلہ: ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولینا یہ استنجاء کا مستحب طریقہ ہے، ورنہ صرف ڈھیلا اور صرف پانی سے بھی استنجاء کرلینا جائز ہے۔

مسئلہ : کھانے کی چیزیں، کاغذ، ہڈی، گوبر، کوئلہ اور جانوروں کے چارے سے استنجاء کرنا منع ہے۔

مسئلہ : پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ : تالاب یا ندی کے گھاٹ پر، کنوئیں یا حوض کے کنارے، پانی میں اگرچہ بہتا ہوا پانی ہو، پھل والے یا سایہ دار درخت کے نیچے، ایسے کھیت میں جس میں کھیتی موجود ہو، قبرستان میں، بیچ سڑک اور راستوں پر، جانوروں کے باندھے جانے، یا بیٹھنے کی جگہوں پر، اور جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں اور جس جگہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، ان سب جگہوں پر پیشاب، پاخانہ کرنا منع ہے۔ (درمختار ج ۱، ص ۲۲۹، عالمگیری ج ۱، ص ۴۷)

مسئلہ : پیشاب پاخانہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر یا کسی چیز کی آڑ میں بیٹھ کر کرنا چاہیے، جہاں لوگوں کی نظر ستر پر پڑے، پیشاب، پاخانہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ : وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء نہ کرنا چاہیے۔

(بہارِ شریعت، ج اول، حصہ ۲، ص ۱۶)

مسئلہ : بچے کو پاخانہ، پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ یا پیٹھ

قبلہ کی طرف کر دے، عورتیں اس طرف توجہ نہیں کیا کرتیں، انہیں لازم ہے کہ اس کا خیال رکھیں۔

مسئلہ : کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا ننگے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے، یونہی ننگے سر پیشاب، پاخانہ کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا، یا اللہ ورسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو، ممنوع ہے، اسی طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے بات چیت کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ : اگر پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان ہونے لگے تو زبان سے اذان کا جواب نہ دے۔ اسی طرح اگر خود چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے۔ اسی طرح کسی نے چھینک کر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا تو زبان سے یَرْحَمُکَ اللّٰہِ کہہ کر چھینک کا جواب نہ دے، بلکہ دل ہی دل میں یَرْحَمُکَ اللّٰہِ کہہ لے۔

پانی کا بیان

جن جن پانیوں سے وضو جائز ہے، اُن سے غسل بھی جائز ہے اور جن جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے، اُن سے غسل بھی ناجائز ہے۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟ : بارش، ندی، نالے، چشمے، کنوئیں، تالاب، سمندر، برف، اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ : پھلوں یا درختوں کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت کہلانے لگا، یا پانی میں چند مسالے مل گئے اور وہ شوربا کہلانے لگا یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی نجاست اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا، یا چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی ایسا جانور

گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے' اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا دھوون ہو۔ ان سب پانیوں سے وضو و غسل کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری' درمختار' ردالمحتار)

مسئلہ: پانی میں اگر کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا۔ جیسے مکھی' مچھر' بھڑ' شہد کی مکھی' بچھو' برساتی کیڑے' مکوڑے' تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۳)

مسئلہ: اگر پانی میں تھوڑا سا صابن مل گیا' جس سے پانی کا رنگ بدل گیا' تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے' لیکن اگر اس قدر زیادہ صابن پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا ہو تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہوگا۔

(عالمگیری ج ا' ص ۲۰)

مسئلہ: جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ ان کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو و غسل جائز ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۳)

مسئلہ: جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے' مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں' یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دَہ دردَہ سے کم پانی میں بے دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے' اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے' مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا' اور

یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا، یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ص ۴۹)

نوٹ : اس مسئلہ میں خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس مسئلہ سے غافل ہیں۔

اتنے زور سے بہتا ہوا پانی کہ اگر اس میں تنکا ڈالا جائے تو اس کو بہا لے جائے، نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا، لیکن اگر اتنی زیادہ نجاست پڑ جائے کہ وہ نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دے، تو اس صورت میں بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا، اور اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ پانی کا بہاؤ ساری نجاست کو بہا لے جائے اور پانی کا رنگ اور بو، مزہ ٹھیک ہو جائے۔

مسئلہ : ناپاک پانی کو خود بھی استعمال کرنا حرام ہے اور جانوروں کو بھی پلانا ناجائز ہے۔ ہاں گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں، مگر اس گارے مٹی کو مسجد میں لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ : ناپاک پانی بدن یا کپڑے یا جس چیز پر بھی لگ جائے، وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کو جب تک پاک پانی سے دھو کر پاک نہ کر لیں، پاک نہیں ہوگا۔

(بہارِ شریعت وغیرہ عامۂ کتب)

مسئلہ : پانی میں بے دھلا ہوا ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے، تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں۔ نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے بہہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا، یوں ہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲، ص ۴۹)

مسئلہ : نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے، اُسے پینا یا وضو یا غسل

یا کسی کام میں لانا' اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے' اس کے سوا کسی کو جائز نہیں' اگر چہ وہ اجازت بھی دے دے۔ اگر اس سے وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا مگر گنہگار ہو گا۔ یہاں سے معلمات کو سبق لینا چاہیے کہ وہ اکثر نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بالغ کا بھرا ہو پانی بھی بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت ج ا حصہ ۲' ص ۵۰)

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک غلیظہ (بھاری نجاست) دوسری خفیفہ (ہلکی نجاست)

نجاست غلیظہ: ۔ جیسے پیشاب' پاخانہ' بہتا خون' پیپ' منہ بھر کر قے' دکھتی ہوئی آنکھ کا کیچڑ پانی' دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب' بچے نے جو منہ بھر کر قے کی' مرد یا عورت کی منی' مذی' حرام جانوروں جیسے کتا' شیر' سوٗر وغیرہ کا پیشاب پاخانہ اور گھوڑے' گدھے اور خچر کی لید' اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے' بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی' مرغی اور بطخ کی بیٹ' ہاتھ کے سونڈ کا پانی' درندہ' جانورو ں کا تھوک' شراب' نشہ لانے والی تاڑی' سانپ کا پاخانہ' مردار کا گوشت یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاست خفیفہ: ۔ جیسے گائے' بھینس' بھیڑ' بکری وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب' یوں ہی گھوڑے کا پیشاب اور تمام حرام پرندوں مثلاً کوا' چیل' شکرا' باز' اُلو وغیرہ کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

مسئلہ: ۔ نجاست غلیظہ کا یہ حکم ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے' بے پاک کئے اگر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو

گی ہی نہیں اور اگر قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کو دہرا لینا واجب ہے اور اگر قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوئی۔ اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوگی اور اس نماز کو دہرا لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: ۔نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر، تو درہم کے برابر یا کم زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو۔ درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چوڑائی کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے، یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی رک نہ سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنی بڑی درہم کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے، یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔

(درمختار ج ا ص ۲۱۱)

مسئلہ: ۔نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی، یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے کہ اس کے لگتے ہوئے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھو کر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔

(درمختار ج ا ص ۲۱۴)

جو نجاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دَل والی ہو جیسے لید، گوبر، پاخانہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس نجاست کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک

ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھو لینا بہتر ہے اور اگر نجاست دَل دار نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔
(درمختار ج ۱ ص ۲۱۸ تا ۲۲۱)

مسئلہ: ۔نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ بدن اور کپڑے میں یہ نجاستیں لگی ہوں اور اگر کسی پتلی چیز دودھ یا سرکہ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو چاہے نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ بہر حال پتلی چیز ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑ گئی ہو۔ (بہار شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۹۷)

مسئلہ: ۔نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ میں مل جائے تو کُل نجاست غلیظہ ہو جائے گی۔
(درمختار ج ۱ ص ۲۱۳)

مسئلہ: ۔ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہے پاک ہو گئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے تیمّم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمّم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی نجاست نہ پڑی ہو۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۲۰۸ عالمگیری ص ۴۱)

مسئلہ: ۔ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی۔ مثلاً زمین پر پیشاب پڑ گیا پھر زمین سوکھ گئی اور نجاست کا اثر زائل ہو گیا اور وہ زمین پاک ہو گئی اب اگر وہ زمین بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہو گی۔ یوں ہی اگر چھری خون لگنے سے ناپاک ہو گئی اور چھری کو زمین پر خوب خوب رگڑ کر خون کا اثر زائل کر دیا تو چھری پاک ہو گئی اب اگر وہ چھری بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہو گی۔
(بہار شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۱۰۷)

مسئلہ : جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں! اگر

وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھایا' تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں' اگرچہ کپڑے میں تری ہو' مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کردے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت' ج ۱' حصہ ۲' ص ۱۰۸)

حیض ونفاس وجنابت کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے (ہر ماہ) جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے' بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو' اس کو حیض کہتے ہیں اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے' اس کو استحاضہ کہتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

مسئلہ : حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ہے' جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ اگر اس مدت سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو خون آیا' وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے اس عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی' تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا وہ استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ اس کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب دس دن آیا تو دسوں دن حیض ہے اور اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن' کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے' وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ مانا جائے گا۔

مسئلہ : کم سے کم نو برس کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی

عمر پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ (حیض و اولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے' یوں ہی پچپن برس کی عمر کے بعد جو خون آئے' وہ بھی استحاضہ ہے' لیکن اگر کسی عورت کو پچپن برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون' بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

مسئلہ: حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے' یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے' تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ ۱۔ کالا' ۲۔ سرخ' ۳۔ سبز ۴۔ زرد' ۵۔ گدلا' ۶۔ مٹیلا' خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں (عالمگیری ج ۱' ص ۳۴)

مسئلہ: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے' اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔ (عالمگیری' ج ۱ ص ۳۵)

مسئلہ: کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس عورت کے پہلی ہی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے' جیسے تیس دن نفاس کا خون آنے کی عادت تھی' مگر اب کی مرتبہ پینتالیس دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے مانے جائیں گئے اور پندرہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱' ص ۳۵ وغیرہ)

حیض ونفاس کے مسائل

حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ان دونوں حالتوں میں نمازیں معاف ہیں' ان کی قضا بھی نہیں' البتہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے اور قرآن مجید پڑھنا حرام ہے' خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے' یوں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے' ہاں اگر جز دان میں قرآن مجید ہو تو اس جز دان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری ج ١' ص ٣٦)

مسئلہ :۔ قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف کلمہ شریف' درود شریف وغیرہ حیض ونفاس کی حالت میں عورت بلا کراہت پڑھ سکتی ہے' بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک درود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی' تا کہ عادت باقی رہے۔

(عالمگیری ج ١' ص ٣٦)

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں ہمبستری یعنی جماع حرام ہے' بلکہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی حرام ہے۔ ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھونا یا بوسہ دینا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ١' ص ٣٧)

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں! اگر چور یا درندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے۔ مگر اس کو چاہیے کہ تیمّم کر کے مسجد میں آجائے۔

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا لے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

مسئلہ : حیض ونفاس والی عورت کو خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو' حرام ہے۔ (عالمگیری ج ۱' ص ۳۶)

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلائے' بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ غلبۂ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ صحبت کو حلال سمجھنا کفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گنا ہگار ہوا۔ اس پر توبہ کرنا فرض ہے اور اگر شروع حیض ونفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے تا کہ خدا کے غضب سے امان پائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۷ وغیرہ)

مسئلہ : روزے کی حالت میں اگر حیض ونفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے اگر فرض کا روزہ تھا تو اس کی قضا فرض ہے اور اگر نفلی روزہ تھا تو اس کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ : نفاس کی حالت میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ کھلانے اور اس کا جوٹھا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ پاک و ہند میں بعض جگہ جاہل عورتیں حیض ونفاس والی عورتوں کے برتن الگ کر دیتی ہیں' بلکہ ان برتنوں کو اور حیض ونفاس والی عورتوں کو نجس جانتی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں کو بچنا لازم ہے۔

مسئلہ : اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو جائے اگرچہ نفاس کا خون بند ہو چکا ہو وہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے کو نماز کے قابل سمجھتی ہیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جیسے ہی نفاس کا خون بند ہوا اسی وقت

سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھیں۔ نماز ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔

مسئلہ : حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا تو ختم ہوتے ہی اس سے ہمبستری کرنا جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو، لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔ (عالمگیری ج ۱ص ۳۷)

مسئلہ : اگر دس دن سے کم عرصہ میں حیض بند ہو گیا تو جب تک کہ عورت غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں وہ حیض سے پاک ہوئی نہ گزر جائے عورت سے صحبت کرنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ : حیض ونفاس کی حالت میں سجدۂ تلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ : رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، رات ہی سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔

مسئلہ : حیض والی عورت صبح سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے یہ عورت پاک مانی جائے گی، اس کے ذمے فجر کی نماز لازم ہو گی۔

استحاضہ کے احکام

استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام، استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے گی روزہ بھی رکھے گی، کعبہ میں بھی داخل ہو گی، طواف کعبہ بھی کرے گی، قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے گی، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگائے گی اور اسی حالت میں شوہر اس سے ہمبستری کرے گا۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۳۷)

جُنب کے احکام

ایسی عورت کو جس پر غسل فرض ہو گیا ہو ''جنب'' کہتے ہیں اور ناپاکی کی حالت کو ''جنابت'' کہتے ہیں۔ جنب عورت جب تک غسل نہ کرلے وہ مسجد میں داخل نہیں ہوسکتی، نہ قرآن شریف پڑھ سکتی ہے نہ قرآن کریم دیکھ کر تلاوت کرسکتی ہے نہ زبانی پڑھ سکتی ہے، نہ قرآن مجید کو چھو سکتی ہے، نہ کعبہ میں داخل ہوسکتی ہے، نہ کعبہ کا طواف کرسکتی ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: جنب کو ساتھ کھلانے اور اس کا جھوٹا کھانے، اس کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۳۹)

مسئلہ: جنب کو چاہیے کہ جلد از جلد غسل کرلے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۳۴)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے (۱) ایک کافر کا مردہ (۲) دوسرے خلوق (عورتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا، (۳) تیسرے جنب آدمی، مگر یہ کہ وضو کرلے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۰)

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت یا ایسی عورتیں جن پر غسل فرض ہے اگر یہ عورتیں قرآن شریف کی تعلیم دیں تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھائیں، مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ اَلْحَمْدُ پڑھ کر سانس توڑیں پھر لِلّٰهِ پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھیں، ایک سانس میں پوری آیت لگاتار نہ پڑھیں اور قرآن مجید کے الفاظ کو ہجے کرکے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے کلمہ شریف اور درود شریف وغیرہ کو

پڑھنا جنب کے لیے بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے، جیسے کہ حیض ونفاس والی عورت کے لیے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار ووظائف کو پڑھنا جائز ودرست بلکہ مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۳۶)

معذور کا بیان

جس عورت کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے یا استحاضہ کا خون آنے کے امراض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکی تو ایسی عورت کو شریعت میں ''معذور'' کہتے ہیں۔ ایسی عورتوں کے لیے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آجائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتی رہیں اس درمیان اگرچہ بار بار قطرہ آتا ہے مگر ان عورتوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہو گا ان کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔ (عالمگیری ج ا ص ۳۸) (مثلاً اگر ظہر کے لئے وضو کیا تو یہ وضو عصر کا وقت شروع ہونے تک رہے گا جیسے ہی عصر کا وقت شروع ہوا وضو جاتا رہا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص شریعت میں معذور مان لیا گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک بار بھی اس کا عذر پایا جاتا رہے گا وہ معذور ہی رہے گا جب اُس کو اتنی شفا حاصل ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر جائے اور اُس کو ایک مرتبہ بھی قطرہ نہ آئے تو اب یہ شخص معذور نہیں مانا جائے گا۔ (عالمگیری ج ا ص ۳۸)

مسئلہ: معذور کا وضو اُس چیز سے نہیں ٹوٹتا جس کے سبب سے معذور ہے۔ لیکن وضو توڑنے والی کوئی دوسری چیز پائی گئی تو اُس کا وضو جاتا رہے گا۔ جیسے کسی کو قطرے کا مرض ہے اور معذور مان لیا گیا تو نماز کے پورے وقت میں قطرہ آنے سے تو اس کا وضو نہیں

ٹوٹے گا لیکن ہوا نکلنے سے اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ : اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں قطرہ آ جاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں قطرہ نہیں آتا تو اس پر فرض ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرے اور وہ معذور نہیں شمار کی جائے گی۔

نماز کے وقتوں کا بیان

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں' فجر' ظہر' عصر' مغرب' عشاء ان پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو وقت میں پڑھنا فرض ہے۔ وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔ اب ہم نمازوں کے وقتوں کا بیان کرتے ہیں کہ کس نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے۔

فجر کا وقت :۔ صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے' اس درمیان میں جب چاہیں فجر کی نماز پڑھ لیں لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اُجالا ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو پہچان لیں۔

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پوربی (مشرقی) کناروں میں ظاہر ہوتی ہے' یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے' صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے' صبح صادق جاڑوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

ظہر کا وقت :۔ سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اسی چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ جاڑوں (سردیوں) میں

اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔

فائدہ:۔ سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک ہموار لکڑی بالکل سیدھی اس طرح گاڑ دیں کہ پورب پچھم یا اتر دکھن (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) کو ذرا بھی نہ جھکی ہو۔ اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم اور چھوٹا ہوتا جائے گا۔ جب سایہ کم ہونا رک جائے تو سمجھ لو کہ ٹھیک دوپہر ہوگی اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہوگا اس کو ناپ کر دھیان میں رکھو۔ اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے تو سمجھ لو کہ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا ہو جائے تو سمجھ لو کہ ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔

جمعہ کا وقت:۔ جمعہ کا وقت وہی ہے، جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت:۔ ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ سردیوں میں عصر کا وقت تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لمبا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ مختلف تاریخوں میں) رہتا ہے، عصر کی نماز میں ہمیشہ جاڑا ہو یا گرمی تاخیر مستحب ہے لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیہ میں زردی آجائے۔

مغرب کا وقت:۔ سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرخی کے بعد پچھم (مغرب) میں صبح صادق کی طرح اتر دکھن (شمالاً جنوباً) میں پھیلی رہتی ہے۔ مغرب کے وقت لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

عشاء کا وقت:۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سپیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز وتر کا وقت:۔ وہی ہے جو نماز عشاء کا وقت ہے لیکن عشاء پڑھنے سے پہلے وتر نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ عشاء اور وتر میں ترتیب فرض ہے۔ یعنی ضروری ہے کہ پہلے عشاء پڑھ لی جائے اس کے بعد وتر پڑھی جائے۔ اگر کسی نے قصداً عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر ادا نہیں ہوگی بلکہ عشاء پڑھنے کے بعد پھر وتر پڑھنی پڑے گی۔ ہاں اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لی یا بعد میں معلوم ہوا کہ عشاء بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی تھی تو وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے لیکن وتر جو پہلے پڑھ لی ہے وہ ادا ہوگئی اس کو دہرانا ضروری نہیں۔

مکروہ وقتوں کا بیان

مسئلہ: سورج نکلتے وقت' سورج ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں۔ لیکن اس دن کی عصر اگر نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر عصر میں اتنی دیر کر کے نماز پڑھنی سخت گناہ ہے۔

مسئلہ: ان تینوں وقتوں میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں کلمہ' یا تسبیح یا درود شریف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر ان تینوں وقتوں میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں' کراہت اس صورت میں ہے کہ جنازہ ان تینوں وقتوں سے پہلے لایا گیا مگر نماز جنازہ پڑھنے میں اتنی دیر کر دی کہ مکروہ وقت آ گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک کوئی نماز جائز نہیں۔ سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد جب سورج ایک لاٹھی کے برابر اونچا

ہو جائے اس کے بعد ہر نماز چاہے نفل ہو یا قضا یا کوئی دوسری پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ :جب سورج ڈوبنے سے پہلے پیلا پڑ جائے اس وقت سے سورج ڈوبنے تک کوئی نماز جائز نہیں۔ ہاں اس دن کی عصر ابھی تک نہیں پڑھی ہے تو اس کو پڑھ لے۔نماز عصر ادا ہو جائے گی اگر چہ مکروہ ہوگی۔

مسئلہ :ٹھیک دوپہر میں کوئی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ :بارہ وقتوں میں نفل اور سنت نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے' وہ بارہ وقت یہ ہیں۔

1- صبح صادق سے سورج نکلنے تک فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا دوسری کوئی بھی نفل نماز پڑھنی منع ہے۔

2- نماز عصر پڑھ لینے کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے' قضا نمازیں سورج ڈوبنے سے بیس ۲۰ منٹ تک پڑھ سکتی ہے۔

3- سورج ڈوبنے کے بعد اور مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

4- میدانِ عرفات میں جو ظہر وعصر ایک ساتھ پڑھتے ہیں' ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور بعد میں نفل وسنت مکروہ ہے۔

5- مزدلفہ میں جو مغرب وعشاء ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نفل وسنت پڑھنی مکروہ ہے' دونوں نمازوں کے بعد اگر نفل وسنت پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری ودر مختار)

6- نماز فرض کا وقت اگر تنگ ہو گیا ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر وظہر کی سنتیں پڑھنی بھی مکروہ ہیں' جلدی جلدی فرض پڑھ لے تا کہ قضا نہ ہونے پائے۔

7- جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتی ہو تو اسے دور کئے بغیر ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانہ' پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز

مکروہ ہے۔ یوں ہی کھانا سامنے آگیا اور بھوک لگی ہو یا دوسری کوئی بات ایسی ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنی مکروہ ہے البتہ اگر وقت جا رہا ہو تو ایسی حالت میں بھی نماز پڑھ لے تا کہ قضا نہ ہو جائے لیکن پھر اس نماز کو دہرا لے۔

اذان سے متعلق چند مسائل وفضائل

مسئلہ : جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سلام کا جواب اور ہر کام موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آجائے، تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (درمختار۔ عالمگیری)

مسئلہ : جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ : فرض نمازوں اور جمعہ کی جماعتوں کے علاوہ دوسرے موقع پر بھی اذان کہی جا سکتی ہے، جیسے پیدا ہونے والے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت، اسی طرح مغموم کے کان میں، مرگی والے اور غضبناک اور بدمزاج آدمی اور جانور کے کان میں، جنگ اور آگ لگنے کے وقت، جنوں اور شیطانوں کی سرکشی کے وقت، جنگل میں راستہ نہ ملنے کے وقت، میت کے دفن کرنے کے بعد ان صورتوں میں اذان پڑھنا مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، ردالمحتار ج ۱، ص ۲۵۸)

اذان کا طریقہ

قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) کہے۔

پھر ذرا ٹھہر کر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ (میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہے۔

پھر دو مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں) کہے۔

پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ (نماز پڑھنے کے لیے آؤ) کہے۔

پھر بائیں طرف منہ کر کے دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (بھلائی کی طرف آؤ) کہے۔

پھر قبلہ کو منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) کہے۔

پھر ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کہے۔

مسئلہ : فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہے کہ یہ مستحب ہے۔

اذان کا جواب:۔ جب اذان سنے تو اذان کا جواب دینے کا حکم ہے اور اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے، سننے والا بھی وہی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

روزانہ لاکھوں نیکیاں کمائیں: مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان، اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ (عزوجل) تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی

لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کیا' یہ تو عورتوں کے لیے' مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دوگنا۔ (ابنِ عساکر)

مسئلہ : جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا درود شریف بھی پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے

قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ.

(ردالمحتار جلد اول ص ۲۶۸ مصری)

اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھے پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. ط

ترجمہ : اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے' اور ہم کو قیامت کے دن اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرما' بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

مسئلہ : جنب بھی اذان کا جواب دے سکتا ہے۔

مسئلہ : حیض ونفاس والی عورت پر' اور جماع میں مشغول ہونے والے اور پیشاب پاخانہ کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں (درمختار ص ۳۶۵)

صلوٰۃ پڑھنا:۔ اذان واقامت کے درمیان اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یا اس قسم کے دوسرے کلمات نماز کے اعلان ثانی کے طور پر بلند آواز سے پکارنا' جائز بلکہ مستحب ہے' اس کو شریعت کی اصطلاح میں ''تثویب'' کہتے ہیں اور تثویب مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں مستحب ہے۔ تثویب کے لیے کوئی خاص کلمات مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ اُس شہر میں جن لفظوں کے ساتھ تثویب کہتے ہوں اُن لفظوں سے تثویب کہنا مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۵۳)

استقبالِ قبلہ کے چند مسائل

پوری نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا نماز کی شرط اور ضروری حکم ہے' لیکن چند صورتوں میں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے پھر بھی نماز جائز ہے مثلاً

مسئلہ :۔ جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جا رہا ہو اور صحیح اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا تو اُس کو چاہیے کہ وہ جس رخ بھی نماز پڑھ سکتا ہو پڑھ لے' اس کی نماز ہو جائے گی اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر سکے اور وہاں دوسری ایسی کوئی عورت بھی نہیں جو کعبہ کی طرف اُس کا منہ کرا دے تو وہ اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گی اس کی نماز ہو جائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوم ورد المحتار)

مسئلہ :چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتی رہے' چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ)

مسئلہ : اگر یہ معلوم نہ ہو کہ قبلہ کدھر ہے اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نمازی کو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے اُسی طرف منہ کر

کے نماز پڑھ لے۔اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیۃ المصلی وغیرہ)

مسئلہ : جس طرف دل جم گیا تھا اُدھر منہ کر کے نماز پڑھ رہی تھی پھر درمیانِ نماز ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہو گئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکی ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اس طرح نماز میں اس کو چاروں اطراف بھی گھومنا پڑا پھر بھی اُس کی نماز ہو جائے گی۔اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھومی اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہو گی۔ (درمختار و ردالمحتار ج ا ص ۴۹۱)

مسئلہ : نمازی نے اگر بلا عذر قصداً جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھیر لیا پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے اور اگر نماز میں بلا قصد و ارادہ قبلہ سے سینہ پھر گیا اور فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ کر لیا تو اس کی نماز ہو گئی۔ (منیۃ المصلی و بحر)

مسئلہ : اگر صرف منہ قبلہ سے پھیر لیا اور سینہ قبلہ سے نہیں پھرا تو اُس پر واجب ہے کہ فوراً ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے اُس کی نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایک سیکنڈ کے لیے بھی قبلہ سے چہرہ پھیر لینا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ : اگر نمازی نے قبلہ سے نہ سینہ پھیرا نہ چہرہ پھیرا بلکہ صرف آنکھوں کو پھرا پھرا کر اِدھر اُدھر دیکھ لیا تو اس کی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

رکعتوں کی تعداد اور نیت کا طریقہ

نیت سے مراد دل میں پکا ارادہ کرنا ہے، خالی خیال کافی نہیں، جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ : اگر زبان سے بھی کہہ دے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

ضروری مسائل کا بیان سوالاً جواباً

اب ہم تمام نمازوں کی رکعتوں اور ان کی نیتوں کے طریقوں کا الگ الگ سوال وجواب کی صورت میں بیان کرتے ہیں' ان کو خوب اچھی طرح یاد کرلو۔

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: کل چار رکعت۔ پہلے دو رکعت سنت موکدہ' پھر دو رکعت فرض۔

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی' اللہ تعالیٰ کے لیے' سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**۔

سوال: دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی' اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**۔

سوال: ظہر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: بارہ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت موکدہ' پھر چار رکعت فرض' پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر دو رکعت نفل۔

سوال: چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے' سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: اور دو رکعت سنت موکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

فائدہ: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے' لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے میں دوگنا ثواب ملتا ہے اور بیٹھ کر نفل پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

سوال: عصر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: آٹھ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ' پھر چار رکعت فرض۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: مغرب کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سات رکعت۔ پہلے تین رکعت فرض' پھر دو رکعت سنت موکدہ' پھر دو رکعت نفل۔

سوال: تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: اور دو رکعت سنت موکدہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سترہ رکعت' پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ' پھر چار رکعت فرض' پھر دو رکعت سنت موکدہ' پھر دو رکعت نفل' پھر تین رکعت وتر واجب' پھر دو رکعت نفل۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشا کی اللہ تعالیٰ کے لیے' سنت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: پھر دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے' سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی' اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی' اللہ تعالیٰ کے لیے'' منہ میرا طرف

کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

سوال: اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا پکا ارادہ کیا اور زبان سے ظہر کی جگہ عصر کا لفظ نکل گیا، تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

نماز

ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ جان لینا چاہیے کہ ایمان اور عقیدوں کو صحیح کر لینے کے بعد سب فرضوں میں سب سے بڑا فرض نماز ہے، کیونکہ قرآن مجید اور حدیثوں میں بہت زیادہ بار اس کی تاکید آئی ہے۔ یاد رکھو کہ جو نماز کو فرض نہ مانے یا نماز کی توہین کرے یا نماز کو ہلکی اور بے قدر چیز سمجھ کر اس کی طرف بے توجہی برتے، وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ بہت بڑا گناہ گار، قہر قہار اور غضب جبار میں گرفتار اور عذابِ جہنم کا حق دار ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بادشاہ اسلام پہلے اس کو تنبیہ و سزا دے، پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے، تو اس کو قید کر دے، یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے، بلکہ امام مالک و شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار و ردالمحتار جلد ۱، ص ۲۳۵)

نماز کس عمر میں فرض ہوتی ہے؟

شریعت کا مسئلہ ہے کہ بچہ (یا بچی) جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز سکھا کر نماز پڑھنے کا حکم دیں اور جب بچے کی عمر دس برس کی ہو جائے، تو مار مار کر اس سے نماز پڑھوائیں۔ (ترمذی شریف، ج ۱، ص ۵۴)

مسئلہ: نماز خالص عبادت بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی، یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا، نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر کے نماز سے چھٹکارا حاصل کرے، ہاں! البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ

گئیں ہیں، اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ قبول ہو، اور یہ وصیت بھی وارثوں کو اس کی طرف سے پوری کرنی چاہیے۔ کہ قبول وعفو کی امید ہے۔ (درمختار وردالمختار و دیگر کتب)

شرائطِ نماز

اس سے پہلے کہ ہم نماز کا طریقہ بتائیں، ان چھ چیزوں کا بتا دینا ضروری ہے جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ ان چھ چیزوں کو ''شرائطِ نماز'' کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

پہلی، پاکی، دوسری، شرمگاہ کو چھپانا، تیسری، نماز کا وقت، چوتھی، قبلہ کی طرف منہ کرنا، پانچویں نیت، چھٹی تکبیر تحریمہ (متون کتب فقہ)

پہلی شرط : یعنی ''پاکی'' کا یہ مطلب ہے کہ نمازی کا بدن، اس کے کپڑے نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، لید، گوبر، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل اور بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط : یعنی شرمگاہ چھپانے کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے، اس لئے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا رہنا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے، اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ ٹخنے کو بھی چھپا رہنا چاہیے۔

تیسری شرط : یعنی ''وقت'' کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے، وہ نماز اسی وقت پر پڑھی جائے۔

چوتھی شرط : یعنی ''قبلہ کو منہ کرنا'' اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کرے۔

پانچویں شرط : یعنی ''نیت'' کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا

واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

چھٹی شرط : ''تکبیر تحریمہ'' یعنی اللہ اکبر'' کہنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے۔ کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔

پہلی پانچوں شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور نماز ختم ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے' اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر لے اور اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو' پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ نیچے لا کر بائیں ہتھیلی سینے پر رکھ کر اس پر داہنی ہتھیلی رکھیں۔

پھر ثنا پڑھے۔

ثناء: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ. پھر

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے' پھر

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ پھر الحمد پوری پڑھے

سورۂ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّيْنَ۝ اس کے بعد آہستہ کہے اٰمِیْنَ (الٰہی قبول فرما)

ترجمہ: ''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا' بہت مہربان رحمت والا' روزِ جزا کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں' ہم کو سیدھا راستہ چلا' راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔'' اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورہ یا تین چھوٹی آیتیں پڑھے۔ یا ایک لمبی آیت جو تین آیتوں کے برابر ہو پڑھے مثلاً۔

سورۂ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

''تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔''

پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور رکوع میں زیادہ نہ جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اس طرح رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکے ہوئے رکھیں' مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کریں اور نظر پیروں کی پشت پر ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ کہے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہے اور دونوں ہاتھ لٹکائے رہے' ہاتھوں کو باندھے نہیں

سجدہ: پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سر رکھے اس طرح کہ پہلے ناک زمین پر رکھے پھر ماتھا اور ناک کی ہڈی کو دبا کر زمین پر جمائے اور نظر ناک کی طرف رہے بالکل سمٹ کر سجدہ کرنا چاہیے یعنی بازوؤں کو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ کو رانوں

سے اور رانوں کو پنڈلیوں، پنڈلیوں کو زمین سے، دونوں پاؤں کو داہنی جانب نکالتے ہوئے اور بائیں سرین پر بیٹھتے ہوئے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔

جلسہ: پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دیں۔ اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔ مردوں کی طرح نہ بیٹھیں اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے۔ اس طور پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔

دوسرا قیام: پھر سر اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑی ہو جائے۔ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر الحمد پوری اور کوئی سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔

قعدہ: پھر جب سجدہ سے سر اٹھائے تو قعدہ میں اوپر بیان کردہ طریقے پر بیٹھے اور یہ دعا پڑھے۔

تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اس کو تشہد کہتے ہیں۔ جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَآ پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑی ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس

کے بعد نماز ختم کرے گی اس میں تشہد کے بعد درود شریف۔

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پڑھے۔ پھر

دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

یا کوئی دعاء ماثورہ پڑھے۔ مثلاً یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

سلام: پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے' پھر بائیں شانے کی طرف۔ دہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ دہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔

نماز کے بعد کی دعا: اب نماز ختم ہوگئی' اس کے بعد دونوں ہاتھ سینے کی سیدھ تک بلند کرے۔ ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کھلی ہوئی ہوں' دونوں ہاتھوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے دعا مانگے۔ مثلاً

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَادْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامْ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

ضروری بہت ضروری: بہت سی جاہل عورتیں فرض وواجب اور سنت نفل ساری نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ نفل کے سوا کوئی نماز بھی بلا عذر بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہیے یہ جاہل عورتیں فرض و واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان سب نمازوں کی قضا کریں اور توبہ کریں۔

1. **مسئلہ** : عورت مردوں کی امامت کرے یہ ناجائز ہے ہرگز عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے، عورت صرف عورتوں کی جماعت کہ عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں۔

2. **مسئلہ** : عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں، پنج وقتہ نمازوں کے لیے بھی عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔ (اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے نہایت اہم اور مفید رسالہ بعنوان ''مستورات کی نماز'' کا بغور مطالعہ کیجئے)

افعال نماز کی قسمیں

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، اس میں جن جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اگر قصداً ان کو چھوڑ دیا جائے، تو گناہ بھی ہوگا اور نماز کو بھی دہرانا پڑے گا اور اگر بھول کر ان کو چھوڑا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اور بعض باتیں سنت مؤکدہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ ان کو کریں تو ثواب، اگر نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں، اب ہم ان باتوں کی کچھ وضاحت کرتے ہیں، ان کو غور سے پڑھ کر اچھی طرح یاد کرلیں۔

فرائض نماز : سات چیزیں نماز میں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ ۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام، ۳۔ قرأت، ۴۔ رکوع، ۵۔ سجدہ، ۶۔ قعدۂ اخیرہ، ۷۔ کوئی کام کر کے مثلاً سلام یا کلام کر کے نماز سے نکلنا۔

تکبیر تحریمہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز کو شروع کرنا، نماز میں بہت مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللہ اکبر کہتے ہیں اس کا نام تکبیر تحریمہ ہے، یہ فرض ہے، اس کو اگر چھوڑ دیا، تو نماز ہو گی ہی نہیں۔

مسئلہ : قیام فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، تو اگر کسی مرد یا عورت نے بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اسکی نماز ادا نہیں ہوئی، ہاں نفل نماز کو بلا عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھے، تو جائز ہے۔

مسئلہ : قرأت فرض ہونے کا مطلب ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل اور سنتوں کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے، تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن مجید نہیں پڑھا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ : نماز کی رکعتوں کو پوری کر لینے کے بعد پوری التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اور اسی کا نام قعدۂ اخیرہ ہے۔

مسئلہ : قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد و ارادہ اور کسی عمل سے نماز کو ختم کر دینا خواہ سلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے لیکن اگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا کام کر کے نماز کو ختم کیا تو اگر چہ نماز کا فرض تو ادا ہو گیا لیکن اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات : نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں: ۱۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ ۲۔ الحمد پڑھنا۔ ۳۔ فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورۃ یا تین چھوتی آیتوں کو ملانا۔ ۴۔ فرض نمازوں میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔ ۵۔ الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا، ۶۔ ہر رکعت میں سورۃ

سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا' ۷۔الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔ ۸۔قرأت کے فوراً بعد ہی رکوع کرنا۔ ۹۔خوب سمٹ کر سجدہ کرنا۔۱۰۔دونوں سجدوں کے درمیان کسی رکن کا فاصل نہ ہونا۔۱۱۔تعدیل یعنی رکوع و سجود اور قومہ جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا۔۱۲۔جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۳۔قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔ ۱۴۔قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ ۱۵۔فرض اور وتر اور موکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں التحیات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔۱۶۔ ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا۔ ۱۷۔لفظ اَلسَّلام دوبار کہنا۔ ۱۸۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۹۔ وتر میں قنوت کی تکبیر' ۲۰۔زائد تکبیریں۔ ۲۱۔عیدین میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر۔ ۲۲۔اور اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا۔ ۲۳۔ ہر جہری نماز میں امام کو بلند آواز سے قرات کرنا۔ ۲۴۔ ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ پر ادا کرنا۔ ۲۵۔ ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا۔ ۲۶۔اور ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا۔ ۲۷۔دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ ۲۸۔اور چار رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ ۳۰۔آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا۔۳۱۔سہو ہوا تو سجدۂ سہو کرنا۔۳۲۔فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر وقفہ نہ ہونا۔

نماز کی سنتیں: نماز میں جو چیزیں سنت ہیں' ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے' نہ نماز دہرانے کی' لیکن اگر دہرا لے تو اچھا ہے' کیونکہ نماز کی کسی سنت کو چھوڑ دینے سے نماز کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں: ۱۔تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا' یعنی نہ بالکل ملائے نہ کھلی رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ۳۔ بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا' ۴۔ہتھیلیوں اور انگلیوں کے

پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ ۵۔تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ ۶۔مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ ۷۔تکبر کے بعد ہاتھ لٹکائے بغیر باندھ لینا۔ ۸۔ثناء وتعوذ وبسم اللہ پڑھنا۔ ۹۔اور آمین کہنا۔ ۱۰۔اوران سب کا آہستہ ہونا۔ ۱۱۔پہلے ثناء پھر تعوذ پھر بسم اللہ اور ہرایک کے بعد دوسرے کوفوراً پڑھنا۔ ۱۲۔رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا اور ۱۳۔گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کشادہ نہ رکھنا۔ ۱۴۔حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ ۱۵۔رکوع کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ۱۶۔رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا۔ ۱۷۔رکوع سے اٹھنے پر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ ۱۸۔رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ ۱۹۔سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ ۲۰۔سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔ ۲۱۔سجدہ کرنے کے لیے پہلے گھٹنے' پھر ہاتھ' پھر ناک' پھر ماتھا زمین پر رکھنا' ۲۲۔اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے پہلے ماتھا' پھر ہاتھ' پھر گھٹنے زمین سے اٹھانا۔ ۲۳۔سجدہ میں اپنے بازو کو کروٹوں سے' پیٹ کو ران سے' ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دینا۔ ۲۴۔دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا' ۲۵۔اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ ۲۶۔سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی ہوئی ہونا۔ ۲۷۔دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ ۲۸۔دایاں ہاتھ داہنی ران پر' ۲۹۔اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا۔ ۳۰۔اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا۔ ۳۱۔کلمہ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ ۳۲۔قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

نماز کے مستحبات : ۱۔حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا۔ ۲۔رکوع میں قدم کی پشت پر دیکھنا۔ ۳۔سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا۔ ۴۔قعدہ میں سینے پر نظر جمانا۔ ۵۔پہلے سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا۔ ۶۔دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا۔ ۷۔جمائی آئے تو منہ بند کئے رکھنا اور اس سے جمائی نہ رکے' تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے

ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے۔ جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی' دل میں یہ خیال آتے ہی جمائی کا آنا بند ہو جائے گا (انشاء اللہ) ۸۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ ۹۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو دفع کرنا۔ ۱۰۔ دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ ۱۱۔ سجدہ زمین پر بلا حائل کرنا۔

نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد بہت سے اذکار اور دعاؤں کے پڑھنے کا حدیث میں ذکر ہے' ان میں سے جس قدر پڑھ سکے' پڑھے' لیکن ظہر و مغرب اور عشاء میں تمام وظائف سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں۔ سنت سے پہلے مختصر دعا پر قناعت چاہیے' ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ اس کا خیال رہے۔ (ردالمحتار)

فائدہ : حدیثوں میں جن دعاؤں کے بارے میں جو تعداد مقرر ہے' ان سے کم یا زیادہ نہ کرے' کیونکہ جو فضائل ان دعاؤں کے ہیں' وہ انہیں عددوں کے ساتھ مخصوص ہیں' ان میں کمی بیشی کی مثال یہ ہے کہ کوئی تالا کسی قسم کی کنجی سے کھلتا ہے' تو اگر کنجی کے دندانے کچھ کم یا زائد کر دیں' تو اس سے وہ تالا نہ کھلے گا۔ ہاں! البتہ اگر گنتی شمار کرنے میں شک ہو تو زیادہ کر سکتی ہے اور یہ زیادہ کرنا گنتی بڑھانے کے لیے نہیں ہے بلکہ گنتی کو یقینی طور پر پوری کرنے کے لیے ہے۔ (ردالمحتار)

ایک مسنون وظیفہ : ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک بار قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور سبحان اللہ ۳۳ بار' الحمد للہ ۳۳ بار' اللہ اکبر ۳۴ بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ' لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھ لے' تو پڑھنے والی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے'

اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم شریف)

محبوب اذکار و دعا: فجر' عصر اور مغرب کے بعد بغیر پاؤں بدلے بغیر کلام کیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ' لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ دس دس بار پڑھے۔ بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا۔ اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں بھی حضور کو محبوب رکھتا ہوں' فرمایا: تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا۔ چھوڑنا نہیں:

(اَللّٰهُمَّ) رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (بہار شریعت)

مسنون وظیفہ کی روشن تاریخ: مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے خادم سے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا' تمہیں خاندانِ نبوت کی لاڈلی شہزادی خاتون جنت فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا واقعہ نہ سناؤں؟ عرض کیا' ضرور ارشاد فرمائیے! فرمایا:

چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے۔ پانی کی مشک بھی خود ہی اٹھا کر لاتی تھیں۔ جس سے سینے پر رسی کے نشانات بن گئے۔ نیز جھاڑو نکالنے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔ ایک بار تاجدارِ مدینہ (ﷺ) کی خدمت میں کچھ لونڈی' غلام آئے۔ میں نے بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو مشورہ دیا کہ موقع اچھا ہے اگر تم اپنے بابا جان رحمت عالمیان (ﷺ) سے ایک خادم مانگ لو تو

تمہیں کام کاج میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ حاضر ہوئیں، لیکن لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بغیر بات چیت کئے لوٹ آئیں۔ دوسرے دن سرکار (ﷺ) خود بنفس نفیس گھر تشریف لائے اور استفسار فرمایا۔ کل تم کس لئے آئی تھیں؟ وہ خاموش رہیں۔ میں (یعنی حضرت علی) نے عرض کیا، سرکار! (ﷺ) آپ کی شہزادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) خود ہی چکی پیستی ہیں، پانی مشکیزہ میں بھر کے لاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں اور سینے پر نشانات پڑ گئے ہیں اور جھاڑو وغیرہ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں۔ کل چونکہ حضور کی خدمت بابرکت میں کچھ لونڈیاں اور غلام پیش ہوئے تھے، اس لئے میں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ ایک خادم مانگ لاؤ جس سے تمہیں سہولت ہو جائے۔ سرکارِ ابدقرار (ﷺ) نے فرمایا:

"بیٹی فاطمہ! اللہ (عزوجل) سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں ہی سے کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹو تو سبحان اللہ اور الحمدللہ تینتیس، تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی" میں اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (ﷺ) سے راضی ہوں۔ (ابوداؤد بحوالہ فیضان سنت صفحہ ۱۱۳)

جماعت وامامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔

(مشکوۃ شریف جلد ۱ ص ۹۵)

مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اور بادشاہ اسلام اس کو سخت سزا دے گا، اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ (ردالمحتار جلد ۱، ص ۳۷۱)

مسئلہ : عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں' دن کی نماز ہو یا رات کی' جمعہ کی ہو یا عیدین کی' عورت چاہے جوان ہو یا بڑھیا' یوں ہی عورتوں کو ایسے مجمعوں میں جانا بھی ناجائز ہے جہاں عورتوں مردوں کا اجتماع ہو۔ (درمختار ج ۱' ص ۳۸۰)

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے اگر کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ (عالمگیری جلد ۱' ص ۱۰۴)

نماز وتر تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں' دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی الحمد للہ اور سورۃ پڑھے اور پھر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے' جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز کو پورا کرے۔ دعائے قنوت یہ ہے۔

دعائے قنوت :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط.

مسئلہ : جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھ

لے اس کی وتر نماز ادا ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

مسئلہ : دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے، اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ اور اگر قصداً چھوڑ دیا تو وتر کو دہرانا پڑے گا۔
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

مسئلہ : وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے، ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوتِ نازلہ کہتے ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۱ ص ۴۵)

مسئلہ : وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں **سبح اسم ربک الا علی** یا **انا انزلنا** اور دوسری میں **قل یا یھا الکافرون**، تیسری میں **قل ھو اللہ احد** پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔

مسئلہ : وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔

سجدہ سہو کا بیان

جو چیزیں نماز میں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات **عبدہ ورسولہ** تک پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے اور پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۹۶)

1. **مسئلہ** : اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز کو

لے حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے ۱۲ (بہار شریعت) ۲ مرد حضرات وضو، غسل اور مسائل نماز سیکھنے کے لیے کتاب ''نماز سعیدی'' کا مطالعہ کریں

دہرانا واجب ہے۔ (درمختار ج ۱ص ۴۹۶)

2. **مسئلہ** : جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز بھی چھوٹ گئی چاہے بھول کر چھوٹی ہو یا قصداً تو نماز ہو گی ہی نہیں اور سجدہ سہو سے بھی کمی پوری نہیں ہو سکتی بلکہ پھر سے نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔ (عامہ کتب)

3. **مسئلہ** : ایک نماز میں اگر بھول سے کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ وہی دو سجدے سہو کے سب کے لیے کافی ہیں' چند بار سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

(دُرِّ مختار ج ۱' ص ۴۹۷)

4. **مسئلہ** : پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اتنی دیر لگادی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے' چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے۔ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے' اس لیے دھیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں التحیات ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۱' ص ۴۹۸)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھول کر بولے زیادہ بولے یا ایک ہی بات' اپنی خوشی سے بولے یا کسی کے مجبور کرنے پر بولے بہر حال نماز ٹوٹ جائے گی۔ ۲۔ اسی طرح زبان سے کسی کو سلام کرے عمداً ہو یا سہواً نماز جاتی رہے گی۔ ۳۔ یوں ہی سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ ۴۔ کسی کو چھینک کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا یا خوشی کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا یا بری خبر سن کر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہا تو ان صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی لیکن اگر خود نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ وہ چپ رہے لیکن اگر اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اللہ اکبر کے الف کو کھینچ کر آللّٰہُ

اَکْبَرُ کہنا یا اُکْبَرُ کہنا یا اکبار کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے' اسی طرح نستعین کو الف کے ساتھ نستاعین پڑھے اور انعمت کے ت کو پیش یا زیر یعنی انعمتُ یا انعمتِ پڑھنے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔

مسئلہ: آہ' اوہ' اف' تف یا درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور کچھ حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی لیکن اگر مریض کی زبان سے حالت نماز میں بے اختیار آہ یا اوہ یا ہائے نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ اسی طرح چھینک' کھانسی' جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً زبان سے نکل جاتے ہیں معاف ہیں اور ان سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ دانتوں کے اندر کوئی کھانے کی چیز اٹکی ہوئی تھی۔ نماز پڑھتے ہوئے زبان چلا کر اس کو نکال لیا اور نگل لیا۔ اگر وہ چیز چنے کی مقدار سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوگئی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ گئی۔ نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس دی تو نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا۔ پھر سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی کہ بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی اور اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ نماز میں کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا' یا دونوں ہاتھوں سے کمر بند باندھا' یا کچھ کھا پی لیا یا دونوں ہاتھ سے اُٹھا کر کوئی چیز پھینک دی یا اپنی طرف کھینچ لی تو نماز ٹوٹ گئی۔ ایک رکن میں تین بار بدن کھجلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تین مرتبہ کھجلانے کا مطلب ہے کہ ایک مرتبہ کھجلایا' پھر ہاتھ ہٹا لیا' پھر کھجلایا پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجلایا یہ تین مرتبہ ہو گیا۔ اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ کو ہلا کر کھجلایا مگر ہاتھ نہیں ہٹایا اور بار بار کھجلاتی رہی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا کہا جائے گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۹۲ وغیرہ)

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

مسئلہ: نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا

عورت یا کوئی جانور لیکن نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اُس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ اس حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینہ یا چالیس برس۔ (ترمذی ج ۱)

نماز کے مکروہات

نماز میں جو باتیں مکروہ ہیں وہ یہ ہیں:

کپڑے یا بالوں یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا تہبند اٹھا لینا' کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر کپڑا اس طرح ڈالنا کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ اگر ایک کنارہ مونڈھے پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ لٹکتا رہا تو کوئی حرج نہیں۔ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھا لینا۔ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا۔ شدت کے ساتھ پیشاب پاخانہ معلوم ہونے کے وقت نماز پڑھنا۔ ریاح کے غلبہ کے ساتھ نماز پڑھنا۔ ادھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا' کتے کی طرح بیٹھنا۔ التحیات میں یا دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھ کر بیٹھنا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا۔ بے ضرورت کنکھارنا' قصداً جمائی لینا اگر خود ہی جمائی آجائے تو حرج نہیں' جس کپڑے پر کسی جاندار کی تصویر ہو اُس کو پہن کر نماز پڑھنا۔ کسی جاندار کی تصویر نمازی کے سر کے اوپر چھت میں ہونا یا اوپر لٹکی ہوئی ہونا' یا دائیں بائیں دیوار میں بنی یا لگی ہونا یا آگے پیچھے تصویر کا ہونا' اگر جیب یا تھیلی میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۲۹ و عالمگیری ج ۱ ص ۹۹)

سجدہ گاہ سے کنکریاں اٹھانا' مگر جبکہ پورے طور پر سجدہ نہ کرسکتی ہو' تو ایک بار ہٹا دینے کی اجازت ہے' نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔ (نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہیے) کرتا' چادر موجود ہوتے ہوئے صرف پاجامہ (شلوار وغیرہ) یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا' اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا' نماز میں بلا عذر پالتی مار کر بیٹھنا' کپڑے کو حد سے زیادہ دراز کر کے نماز پڑھنا۔ نماز میں دائیں بائیں جھومنا' اُلٹا قرآن مجید پڑھنا' یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ اگر نماز میں یہ مکروہات ہو جائیں تو اس نماز کو دہرا لینا چاہیے۔ (درمختار' ج ۱' ص ۴۲۹ و عالمگیری ص ۹۹)

مسئلہ : جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے' لیکن چراغ یا لالٹین کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار و ردالمختار ج ۱' ص ۴۳۸)

مسئلہ : بغیر عذر کے مکھی یا مچھر اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱' ص ۱۰۲)

مسئلہ : دوڑتے ہوئے نماز کو جانا مکروہ ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ : نماز میں اٹھتے بیٹھتے آگے پیچھے پاؤں ہٹانا مکروہ ہے۔

نماز توڑ دینے کے اعذار : یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑنا جائز ہے۔

مسئلہ : کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا' یا اندھا کنوئیں میں گر پڑے گا' تو ان صورتوں میں نمازی پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ان لوگوں کو بچائے۔ یوں ہی اگر کوئی کسی کو قتل کر رہا ہو اور وہ فریاد کر رہا ہو اور یہ اس کو بچانے کی قدرت رکھتی ہو تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑے۔

(درمختار و ردالمختار ج ۱' ص ۴۴۰)

مسئلہ : پیشاب پاخانہ قابو سے باہر معلوم ہو یا اپنے کپڑے پر اتنی کم نجاست دیکھی' جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز ہو سکتی ہے یا نمازی عورت کو اجنبی مرد نے چھو دیا' تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ (درمختار و ردالمختار ج ۱' ص ۴۴۰)

مسئلہ : سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ کاٹ لینے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔(درمختار وردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۰)

مسئلہ : اپنے یا کسی اور کے مال کے نقصان کا ڈر ہو جیسے دودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری کے جل جانے کا ڈر ہو تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے اسی طرح ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا تو نماز توڑ کر اس کو پکڑنے کی اجازت ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۴۴۰)

مسئلہ : نماز پڑھ رہی تھی کہ ریل گاڑی چھوٹ گئی اور سامان ریل گاڑی میں ہے یا ریل گاڑی چھوٹ جانے سے نقصان ہو جائے گا تو نماز توڑ کر ریل گاڑی میں سوار ہونا جائز ہے۔ نفل نماز میں ہو اور ماں باپ پکاریں، اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے بعد میں اس کی قضا نماز پڑھ لے۔

(درمختار وردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۰)

بیمار کی نماز

مسئلہ : اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتی کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا ناقابلِ برداشت درد ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۰۸)

مسئلہ : اگر لاٹھی یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو اس پر فرض ہے کہ کھڑی ہو کر نماز پڑھے اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو نماز نہیں ہو گی۔

(درمختار ج ۱ ص ۵۰۹)

مسئلہ : اگر کچھ دیر کے لیے بھی کھڑی ہو سکتی ہے' اگر چہ اتنا ہی کھڑی ہو کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ (درمختار ج ۱' ص ۵۰۹)

مسئلہ : اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتی ہو' تو ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے' اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے' مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ کر ذرا سر کو اونچا کرے اور رکوع و سجدہ سر کے اشارے سے کرے۔ (درمختار ج ۱' ص ۵۱۰)

مسئلہ : اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے' پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسافر کی نماز کا بیان

جو عورت تقریباً 96 کلومیٹر کی دوری کے سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلی اور اپنی بستی سے باہر چلی گئی تو شریعت میں یہ عورت مسافر ہو گئی' اب اس پر واجب ہو گیا کہ قصر کرے یعنی ظہر اور عصر و عشاء چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو ہی رکعت پڑھے کیونکہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔ (درمختار ص ۵۲۵)

مسئلہ :اگر مسافر عورت نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دونوں دفعہ قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہگار ہوئی اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (درمختار ج ا ص ۵۳۰)

مسئلہ :مسافر عورت جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے تو قصر کرتی رہے گی۔

مسئلہ :فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔ سنتوں میں قصر نہیں اگر موقع ملے تو پوری پڑھیں' ورنہ معاف ہیں۔ (درمختار ج ا ص ۵۳۰)

مسئلہ :مسافر عورت اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع کر دے گی اور جب تک اپنی بستی میں داخل نہ ہو جائے یا کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے برابر قصر ہی کرتی رہے گی۔ (درمختار و عامہ کتب فقہ)

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ (درِمختار' ج ا' ص ۵۱۳)

مسئلہ :سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے' نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (درمختار ج ا' ص ۵۱۳)

مسئلہ :اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے' تو فوراً ہی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے۔ ہاں! بہتر یہی ہے کہ فوراً ہی کرے اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔

(درمختار ج ا' ص ۵۱۷)

مسئلہ :اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر تین آیت پڑھنے کی مقدار میں دیر لگا دی' تو گنہگار ہو گی اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً ہی رکوع میں چلی گئی اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کر لیا' تو

اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی ہو مگر سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو گیا۔ (درِمختار ج ا ص ۵۱۸)

مسئلہ :نماز میں آیت سجدہ پڑھی' تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے' نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہو سکتا۔ (درِمختار ج ا ص ۵۱۸)

مسئلہ :اردو زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا' تب بھی پڑھنے والی اور سننے والی دونوں پر سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری ج ا' ص ۱۲۴)

ایک مجلس میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھا یا بار بار سنا تو ایک سجدہ واجب ہوگا اور اگر چند مجلسوں میں ایک ہی آیت کو چند بار پڑھا تو پڑھنے والی جتنی بار پڑھے گی اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں' مثلاً کبھی تو جگہ بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے' جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے اور مسجد ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے' جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا' تو یہ مجلس درس ہوئی' پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا' تو یہ مجلس بدل گئی' کہ پہلے مجلس درس تھی' اب مجلس طعام ہو گئی' کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے' کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ مجلس کے بدل جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔

(درمختار ج ا' ص ۵۲۰' عالمگیری ج ا' ص ۱۲۷)

قرأت کا بیان

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے میں اتنی آواز ہونی چاہیے کہ اگر بہری نہ ہو اور شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز سن سکے۔ اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو قرأت نہیں ہوئی

اور نماز نہ ہوگی۔(درمختار ج ۱ ص ۳۵۹)

مسئلہ : جہری نمازوں میں اکیلی کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے یا آہستہ مگر زور سے پڑھنا افضل ہے۔(درِمختار ج ۱ ص ۳۵۸)

مسئلہ : قرآن شریف اُلٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں تبت یدا پڑھنا۔(درِمختار جلد ۱ ص ۳۶۸)

مسئلہ : درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے۔جیسے پہلی رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھی اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھی اور درمیان میں صرف ایک سورۃ قل اعوذ برب الفلق چھوڑ دی لیکن ہاں اگر درمیان کی سورۃ پہلے سے بڑی ہو تو درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھ سکتی ہے۔جیسے والتین کے بعد انا انزلنا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قل ھو اللہ پڑھنا نہیں چاہیے۔ (درِمختار جلد ۱ ص ۳۶۸)

نماز کے باہر تلاوت کا بیان

مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر صحیح صحیح حروف ادا کر کے اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھے' لیکن گانے کے لہجے میں نہیں کہ گا کر قرآن پڑھنا جائز نہیں' تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔درمیانِ تلاوت میں کوئی دُنیوی کلام یا کام کرے تو اعوذ باللہ و بسم اللہ پھر پڑھ لے۔(غنیۃ وغیرہ)

مسئلہ : غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔

(ہدایہ)

مسئلہ : جب قرآن شریف بلند آواز سے پڑھا جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو' ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ اور لوگ اپنے اپنے کام میں ہوں۔ (غنیۃ' فتاویٰ رضویہ وغیرہ)۔

مسئلہ : سب خواتین مجمع میں زور زور سے قرآن شریف پڑھیں یہ ناجائز ہے' اکثر عرس و فاتحہ کے موقعوں پر سب زور زور سے تلاوت کرتی ہیں' یہ ناجائز ہے' اگر چند عورتیں پڑھنے والی ہوں تو سب آہستہ پڑھیں۔ (درِمختار وغیرہ)

مسئلہ : بازاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں' زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے' کیونکہ لوگ اگر نہ سنیں' تو گنہگار ہوں گے۔

(ردالمحتار' ج ۱' ص ۳۶۷)

مسئلہ : قرآن شریف کو پیٹھ نہ کی جائے' نہ اس کی طرف پاؤں پھیلائیں نہ اس سے اونچی جگہ بیٹھیں' نہ اس پر کوئی کتاب رکھیں' اگرچہ حدیث وفقہ کی کتاب ہو۔

مسئلہ : قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ : قرآن شریف اگر بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہیں رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور اس کے لیے لحد بنائی جائے تاکہ مٹی اس کے اوپر نہ پڑے۔ قرآن شریف کو جلانا نہیں چاہیے بلکہ دفن ہی کرنا چاہیے۔

(عالمگیری و بہارِ شریعت جلد ۲' حصہ ۱۶ ص ۱۱۸)

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں، ایک سنت موکدہ اور دوسری سنت غیر موکدہ۔

مسئلہ:۔ سنت موکدہ یہ ہیں، دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی سنت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں۔ مغرب کے بعد دو رکعت سنت، عشاء کے بعد دو رکعت سنت، جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت۔ یہ سب سنتیں موکدہ ہیں، یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید آئی ہے۔ بلا عذر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو ملامت کے قابل ہے اور اس کی عادت ڈالے تو فاسق جہنم کے لائق ہے اور اس کے لئے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے۔ ان مؤکدہ سنتوں کو ''سنن الہدیٰ'' بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: سنت غیر موکدہ یہ ہیں چار رکعت عصر سے پہلے، چار رکعت عشاء سے پہلے اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور ظہر کے فرض کے بعد دو کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت سنت۔ مغرب کے بعد چھ رکعت ''صلوٰۃ الاوابین'' اور دو رکعت تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضوء اگر مکروہ وقت نہ ہو۔ دو رکعت نماز اشراق، کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیدہ بارہ رکعت۔ کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نماز تہجد، صلوٰۃ التسبیح۔ نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو اگر پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ان سنتوں کو ''سنن الزوائد'' اور کبھی سنت مستحب کہتے ہیں۔

مسئلہ: قیام کی قدرت ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن جب قدرت ہو تو نفل کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور دو گنا ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی ج ا ص ۴۹)

نماز تَحِیَّۃُ الوُضُو

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مرد یا عورت) اچھی طرح وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو

رکعت (نمازتحیۃ الوضوء) پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(ردالمحتار ج ا ص ۴۵۸)

نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی ج ا ص ۷۶) (عورتوں پر جماعت فرض نہیں وہ نماز اشراق گھر پر پڑھ سکتی ہیں)

نماز چاشت

چاشت کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مرد یا عورت) چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی ج ا ص ۶۲، ۶۳)

نماز تہجد

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد جب سو کر اٹھے اس کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے کے وقت تک ہے۔ تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت تک ثابت ہے، حدیثوں میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ (صِحاح سِتّہ)

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا اگر

ہو سکے تو صلوٰۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو اور روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ: اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ (تین، پانچ، سات یا گیارہ بار) کے بعد دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھ کر پھر کھڑے ہو کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے اور پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ (تین، پانچ، سات یا گیارہ بار) پڑھے پھر اس کے بعد اوپر والی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورہ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے باقی جگہ دس دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو (300) مرتبہ ہوگی اپنے خیال سے گنتی رہے یا انگلیوں کے اشاروں سے تسبیح کا شمار کرتی رہے۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۱۷)

نماز حاجت

حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ اس کے لیے دو یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ باقی تین

رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے' تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو اچھا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔

پھر تین بار کوئی سا درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . (ترمذی ورد المحتار ج ا ص ۴۶۱)

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

اسی طرح حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب جو نابینا تھے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور دعا کر دیں تو آپ نے یہ حکم دیا کہ تم خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ

مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے' ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر اس شان سے آئے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۹۷' مسند ابن حنبل ج ۴ ص ۱۳۸ و مستدرک ج ۱ ص ۵۲۶)

صلوٰۃ الاَسرار (نمازِ غوثیہ)

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پوری ہونے کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار بھی ہے' جس کو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی نے ''بہجۃ الاسرار'' میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے' اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد (سورۂ فاتحہ) کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھواللہ پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود و سلام شریف عرض کرے اور گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ یَانَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ.

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر پڑھے:

یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے۔ (اخبار الاخیار ص ۲۶' نزہۃ الخاطر ص ۸۷ بہار شریعت وغیرہ)

نماز استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل هو الله احد پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھ کر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے سو رہے۔ دعا کے اول و آخر سورہ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ.

دونوں جگہ هٰذَا الْاَمْرُ کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلی جگہ هٰذَا السَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ اور دوسری جگہ میں هٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ۔ (ترمذی ج ۱ ص ۶۳ و کتب فقہ)

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا کہ استخارہ کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۴۶۱)

تراویح کا بیان

مسئلہ :نماز تراویح مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ عورتیں اکیلے اکیلے گھروں میں تراویح پڑھیں۔ مسجدوں میں نہ جائیں۔(درمختار)

مسئلہ :تراویح بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اختیار ہے کہ اتنی دیر چاہے چپ بیٹھی رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھتی رہے یا کوئی اور دعا پڑھتی رہے۔عام طور پر یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط (درمختار ج ا ص ۴۷۴، بہار شریعت)

مسئلہ :پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو۔مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (درمختار ج ا ص ۴۷۵)

مسئلہ :جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتی ہے نہ وتر، جب تک فرض ادا نہ کرے۔

مسئلہ :اگر کسی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہ ہو سکے تو سورتوں سے تراویح پڑھیں، اور اس کے لیے بعض لوگوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ سورہ الم ترکیف سے (والناس) آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔(درمختار ج ا ص ۴۷۵)

مسئلہ: بلاکسی عذر کے بیٹھ کرتراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار ج ا ص ۴۷۵) ہاں اگر بیمار یا بہت زیادہ بوڑھی اور کمزور ہے تو بیٹھ کر تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ یہ بیٹھنا عذر کی وجہ سے ہے۔

گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

مسئلہ: گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں، پھر اس وقت تک دعا مانگتے رہیں کہ گہن ختم ہو جائے۔

مسئلہ: گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت۔

(درمختار ج ا ص ۵۶۵)

نمازوں کی قضا کا بیان

مسئلہ: کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گزر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔ فرض نمازوں کی قضاء فرض ہے۔ وتر کی قضاء واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضاء ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضاء نہیں۔ جمعہ اور ظہر کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لیا۔ اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو ان سنتوں کو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے فرض کے بعد والی سنتوں کو پڑھے پھر چھوٹی ہوئی سنتوں کو پڑھے۔ (درمختار ج ا ص ۴۸۷) جس عورت کی پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوں اس کو "صاحب ترتیب" کہتے ہیں۔ اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازوں کو پڑھ لے۔ اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے اور قضاء نماز کو یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز کو پڑھ لے تو یہ نماز نہیں ہوگی۔ (درمختار ج ا ص ۴۸۸) اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا میں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضاء نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے۔ باقی میں

ترتیب ساقط ہے۔ مثلاً عشاء‘ وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی گنجائش ہو تو عشاء و فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ) چھ نمازیں یا اس سے زیادہ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں وہ صاحب ترتیب نہیں۔ اب یہ عورت وقت کی گنجائش اور یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ عمر بھر میں جب بھی پڑھ لے گی بری الذمہ ہو جائے گی۔ (درمختار ج ۱‘ ص ۴۰۹) جس روز اور جس وقت کی نماز قضاء ہو جب اس نماز کی قضا پڑھے تو ضروری ہے کہ اس روز اور اس وقت کی قضا کی نیت کرے۔ مثلاً جمعہ کے دن فجر کی نماز قضاء ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت جمعہ کے دن کی نمازِ فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے‘ اللہ اکبر‘ اگر مہینے دو مہینے یا چند برسوں کی قضا نمازوں کو پڑھے تو نیت کرنے میں جو نماز پڑھنی ہے اس کا نام لے اور اس طرح نیت کرے۔ مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ فجر کی جو میرے ذمہ باقی ہیں‘ ان میں سے پہلی فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ اس طریقہ پر دوسری قضاء نمازوں کی ترتیب و نیت کو سمجھ لینا چاہیے۔ جو رکعتیں ادا میں سورہ ملا کر پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی سورہ ملا کر پڑھی جائیں گی اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورہ ملا کر پڑھی جاتی ہیں قضاء میں بھی بغیر سورہ ملائے پڑھی جائیں گی۔ مسافرت کی حالت میں جب کہ قصر کرتی ہو اس وقت کی چھوٹی ہوئی نمازوں کو اگر وطن میں بھی قضا کرے گی جب بھی دو ہی رکعت قضا پڑھے گی اور جو نمازیں مسافر نہ ہونے کے زمانے میں قضا ہوئی ہیں اگر سفر میں بھی ان کی قضا پڑھے گی تو چار ہی رکعت پڑھے گی۔ (عامہ کتب فقہ)

قضا نماز کی نیت اور پڑھنے کا طریقہ

سوال: قضاء نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں

ضروری ہے۔ مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فرض فجر کی' اللہ تعالیٰ کے لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ.

سوال: اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں' تو نیت کیسے کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر پڑھنی ہے' تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا' جو میرے ذمہ باقی ہیں' ان میں سے پہلے فرض ظہر کی' اللہ تعالیٰ لیے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ.

اسی طریقہ پر دوسری قضاء نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

جواب: بیس (۲۰) رکعت' دو رکعت فجر' چار رکعت ظہر' چار رکعت عصر' تین رکعت مغرب' چار رکعت عشاء' تین رکعت وتر' خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

❁......❁......❁

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ فرض ہے کہ اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق و جہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گناہگار و مردود الشہادۃ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰' مصری)

نماز کی طرح اس کے بارے میں بھی بہت سی آیتیں و حدیثیں آئی ہیں جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید کی ہے اور نہ ادا کرنے والے پر طرح طرح کے دنیا و آخرت کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لیے مال کا ایک حصہ جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی فقیر کو مالک بنا دینا شریعت میں اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ مسلمان ہونا یعنی کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ۲۔ بالغ ہونا یعنی نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ۳۔ عاقل ہونا یعنی دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ۴۔ آزاد ہونا یعنی لونڈی غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ۵۔ مالک نصاب ہونا یعنی جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ۶۔ پورے طور پر مالک ہونا یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا۔ پھر برسوں کے بعد جگہ یاد آئی اور مال مل گیا تو جب تک مال نہ ملا تھا اُس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ نصاب کا مالک تو تھا مگر اس پر قبضہ نہیں تھا' اس لیے پورے طور پر مالک نہیں تھا۔ ۷۔ نصاب کا قرض سے فارغ ہونا' مثلاً کسی کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے مگر وہ ایک ہزار کا قرض دار بھی ہے تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں' لہٰذا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ ۸۔ نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا' حاجت اصلیہ' یعنی آدمی کو زندگی بسر کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے' مثلاً اپنے رہنے کا مکان' جاڑے اور گرمیوں کے کپڑے' گھریلو سامان یعنی کھانے پینے کے برتن' چارپائیاں' کرسیاں' میزیں' چولہے' پنکھے کام کرنے کی مشینیں اگرچہ یہ سب سامان لاکھوں روپے کے ہوں مگر ان پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ یہ سب مال و سامان حاجت اصلیہ سے فارغ نہیں ہیں۔ ۹۔ مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا مال ہونا۔ خواہ حقیقۃً بڑھنے والا مال ہو جیسے مال تجارت اور چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور یا حکماً بڑھنے والا مال ہو' جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لیے پیدا کیے گئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں اور بیچی جائیں تاکہ نفع ہونے سے یہ بڑھتے رہیں' لہٰذا سونا چاندی جس حال میں بھی ہو زیور کی شکل میں ہوں یا دفن ہوں' ہر حال میں یہ مال نامی ہیں اور ان کی زکوٰۃ نکالنی ضروری ہے۔ ۱۰۔ مال نصاب پر ایک سال گزر جانا' یعنی نصاب پورا ہوتے ہی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی' بلکہ ایک سال وہ نصاب مِلک میں باقی رہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰ تا ۱۶۴)

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا ہی اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاؤ کے مطابق سونے چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دیں۔ (کتب فقہ)

زیورات کی زکوٰۃ: حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عورتوں نے عرض کیا جی نہیں، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عورتوں نے کہا نہیں، تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی شریف)

سونا چاندی جبکہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ نکالنی فرض ہے۔ خواہ سونے چاندی کے ٹکڑے ہوں یا سکے یا زیورات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں، مثلاً برتن، گھڑی، سرمہ دانی، سلائی وغیرہ غرض جو کچھ ہو، سب کی زکوٰۃ نکالنی فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکہ سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنا دیا ہو تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے اور جن زیورات کا مالک مرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کے لئے دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے عورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ وغیرہ)

اگر سونا چاندی نہ ہو، نہ مال تجارت ہو، بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں کہ کم سے کم اتنے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے ساڑھے سات تولہ سونا یا باون تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے، تو وہ عورت صاحب نصاب ہے، اس کو نوٹ اور روپے پیسوں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔

اگر شروع سال میں پورا نصاب تھا اور آخر سال میں بھی نصاب پورا رہا، درمیان

میں کچھ دنوں مال گھٹ کر نصاب سے کم رہا گیا تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی بلکہ اس کو پورے مال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ (عالمگیری ج۱)

زکوٰۃ کا مال کن لوگوں کو دیا جائے؟

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے وہ یہ لوگ ہیں۔

1- فقیر: یعنی وہ شخص کہ اس کے پاس کچھ مال ہے مگر نصاب کی مقدار سے کم ہے۔

2- مسکین: یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کے لئے غلہ اور پہننے کے لیے کپڑا بھی نہ ہو۔

3- قرض دار: یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔

4- مسافر: جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا ہو۔ اس کو بقدر ضرورت زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے۔

5- عامل: یعنی جس کو بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو۔

6- مکاتب غلام: تاکہ وہ مال دے کر آزاد ہو جائے۔

7- غریب مجاہد: تاکہ وہ جہاد کا سامان کرے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۷۶ تا ۱۷۷)

چند نفلی روزوں کی فضیلت

عاشورہ کے دن کا روزہ: یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و مشکوٰۃ ج۱ ص ۱۷۹)

اور ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم و مشکوٰۃ ج۱)

عرفہ: یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا ایک روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج۱ ص ۱۷۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں روزوں کے برابر بتاتے تھے مگر حج کرنے والوں کو جو میدانِ عرفات میں ہوں ان کو اس روزہ سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد ونسائی وبیہقی وطبرانی)

شوال کے چھ روزے : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور فرمایا جس نے عید کے بعد چھ روزے (شوال کے) رکھے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔ (مسلم ومشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

شعبان کا روزہ اور شب برأت : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو اور اس دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اس کو بخش دوں؟ کیا ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ میں اُسے روزی دوں؟ کیا ہے کوئی گرفتار ہونے والا کہ میں اس کو رہائی دوں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اس قسم کی ندائیں ہوتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۵)

ایامِ بیض کے روزے : یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں کے روزے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے کے یہ تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ۔

(بخاری وترمذی ج ۱ ص ۹۵)

اور فرمایا کہ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے، ہر روزہ اس دن کے گناہ مٹا دیتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۰)

دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال (دربار خداوندی) میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے دو آدمیوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں ابھی چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔

(ترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۰)

بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کا باہری حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا حصہ باہر سے۔

(طبرانی۔ بہار شریعت ج ۱ حصہ ۵ ص ۹۵)

نماز کے جسمانی و معاشرتی فوائد

نماز دین کے بنیادی ارکان میں سے ہے اس کا اولین و آخرین مقصد اگرچہ عبادت الٰہی ہے لیکن اس کی کامل ادائیگی سے بے شمار جسمانی و معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن خوبیوں اور عادتوں کی وجہ سے اچھے لوگ برے لوگوں سے ممتاز و نمایاں ہوتے ہیں اور جن کے وجود سے ایک صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے وہ سب کی سب نماز کی احسن طریقے سے ادائیگی سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً فرض شناسی، احساسِ ذمہ داری، پابندی وقت، یکسوئی، مستقل مزاجی، عمل پیہم، عدم سستی و کاہلی، خلوص و انہماک، نظامت و طہارت، قرینہ و سلیقہ، فلاح و بہبود انسان، خلاف برائی، مسلسل سعی، عاجزی و انکساری، مساوات و اخوت، صحت مند زندگی، صفائی و ستھرائی و پاکیزگی ایسی صفات کسی بھی بڑی شخصیت اور مثالی معاشرے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ اب اگر کوئی شخص نمازی ہے لیکن

اس میں مذکورہ اوصاف اور خوبیاں نہیں پائی جاتیں یا ان میں کمی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز میں ان اوصاف و اقدار کو پیدا کرنے کی اہلیت نہیں بلکہ یقینی طور پر یہی کہا جائے گا کہ ایسے شخص نے نماز کے قواعد و آداب اور اس کے صحیح تقاضوں کو پورا نہیں کیا وگرنہ ایسی صورتحال نہ ہوتی۔

معروف ادیب ملک شیر محمد اعوان اپنی کتاب ''نظام صلوٰۃ'' کے صفحہ ۵ پر نماز کے تمدنی و معاشرتی فوائد پر سیر حاصل کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نماز کی استواری سے ہی دین و دنیا بدل سکتی ہے۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت حق و صداقت کا آغاز کیا اور آپ ﷺ کا ساتھ دینے کے لیے چند پرستاران حق آگے بڑھے تو صورتحال یہ تھی کہ یہ لوگ ہر طرف سے اعدائے اسلام کے نرغہ میں محصور تھے۔ صرف مکہ ہی نہیں پورا عرب ان کے خون کا پیاسا تھا ان کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ ہر طرف مایوسی کی تاریکیاں مسلط تھیں۔ ان لوگوں کی لاچاری و درماندگی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس وقت رب ذوالجلال نے انہیں ان کے مرض کسمپرسی کا جو علاج بتایا وہ کیا تھا؟ یہی کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو) وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (نماز اور ثابت قدمی کے ذریعے خدا کی مدد طلب کرو) اور جب ان تقدس مآب انسانوں نے حکیم مطلق کے اس نسخہ پر عمل کیا تو اس کے نتائج یہی تھے کہ وہ دنیا پر چھا گئے۔

تمدن اور معاشرت کی اصلاح میں بھی نماز بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ قانون اور حکومت کا خوف صرف ظواہر اعمال تک محدود ہے' اس کی دارو گیر صرف انہی جرائم تک ہے جو کھلے بندوں کئے جائیں۔ سوسائٹی میں بھی ایک شخص اس وقت مطعون ہوتا ہے جب اس کی غلط کاریاں سوسائٹی کے علم میں آجائیں۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گرد و پیش لاکھوں جرائم ہو رہے ہیں مگر حکومت کا ہاتھ صرف چند ہی انسانوں تک پہنچ پاتا ہے۔ نماز انسان میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ سب حاکموں سے بڑا حاکم خدائے کائنات ہے۔ جس سے کوئی جرم چھپایا نہیں جاسکتا۔ گناہ چاہے شیش محلوں کے سنہری پردوں میں کیا جائے چاہے جھونپڑوں کے اندھیروں میں کیا جائے۔ اللہ کی نگاہ سے نہیں چھپ سکتا۔ جب انسان

ہر روز ایمان وایقان کے ساتھ پانچ وقت اللہ کے حضور میں حاضری دے تو اس سے کیسے کوئی گناہ سرزد ہوگا اور جس معاشرہ میں ایسے نماز گزار انسان بستے ہوں اس سے بہتر معاشرہ زمین پر کہاں نصیب ہوسکتا ہے۔ اسلام ہی نے یہ پاکیزہ معاشرہ مہیا کیا تھا۔

نظام صلوٰۃ کے نتائج کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا ہے یہ کھوکھلی لفاظی نہیں اس کی تصدیق ریگزار عرب کے ان ذرات سے پوچھئے جن پر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تابناک پیشانیوں کے پرخلوص سجدے بکھرے ہوئے ہیں۔ اس کی تائید عرب کے معاشرہ کی تاریخ کرے گی جو صرف خود ہی بہت بڑے انقلاب سے دوچار نہیں ہوا تھا بلکہ پورے کرۂ ارض کو اس سے روشناس کر دیا تھا۔ وہ عرب جو خدائے قدوس سے بیگانہ تھے شرک وطغیان اور کفر وعصیان نے جن کا قومی تشخص تک تباہ کر دیا تھا۔ نظام صلوٰۃ نے ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب پیدا کر دیا کہ ان کی حالت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (النور۔۳۷)

ترجمہ : وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے

(یادِ خداوندی کا کیف وسرور ان کی زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہوگیا)

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ (آل عمران۔۱۹۱)

ترجمہ : جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔

(راتوں کو جب سرگشتگان غفلت آباد ہستی' نیند کی خمار آلود آغوش میں پڑے ہوتے ہیں تو یہ وارفتگان محبتِ الٰہی اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اپنے رب کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (السجدہ۔١٦)

ترجمہ : ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

وہ جن کا حال یہ تھا کہ جب ان سے خدا کے سامنے جھکنے کی بات کی جاتی تو وہ غرور سے گردن پھیر کر چل دیتے تھے۔

وَاِذَاقِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْالَایَرْكَعُوْنَ (المرسلت۔۴۸)

ترجمہ : اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے۔

اب ذرا اس انقلاب حال کو بھی دیکھئے کہ

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا (الفتح۲۹)

ترجمہ : تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل ورضا چاہتے۔

(ایک وہ وقت تھا کہ خدا کا نام اور خدا کا پیغام انہیں سخت ناگوار اور گراں گزرتا تھا)

وَاِذَاذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ. (الزمر۔۴۵)

ترجمہ : اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔

یہ وقت آگیا تھا:

اَلَّذِیْنَ اِذَاذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (الحج۔۳۵)

ترجمہ : کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں۔

وہ عرب جن کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے تھے جن میں معمولی معمولی باتوں پر پشتینی عداوتیں جنم لے لیتی تھیں اور اس آگ میں سینکڑوں انسان بھسم ہو جاتے تھے۔ یہ نظام صلوٰۃ ہی کی برکت تھی کہ ان میں باہمی الفت ومحبت اس قدر جوش زن ہوئی کہ اگر ایک کے پاؤں میں کانٹا چبھتا تھا تو دوسرا اس کی کھٹک اپنے دل میں محسوس کرتا تھا۔

وَاذْكُرُوْانِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْكُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران۔۱۰۳)

ترجمہ : اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں

میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔

وہ جو عورت کو ذلت کی گٹھڑی سمجھتے تھے اور بیٹی کی پیدائش کی خبر سن کر جن کے چہرے سیاہ پڑ جاتے تھے اور پھر انہیں زندہ در گور کر دیتے تھے۔

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی تھی جو شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر

وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

وہی لوگ دنیا میں احترام خواتین کے علمبردار بن گئے۔ غرضیکہ یہ نظام صلوٰۃ ہی کی برکات تھیں جس نے ان کی زندگی کے ہر گوشے میں انقلاب برپا کر دیا' وہ جن کا پیشہ ڈاکہ زنی تھا وہ دنیا کے پاسبان بن گئے' قتل و غارت گری جن کا مشغلہ تھا وہ امن کے پیغامبر بن گئے' وہ جنہیں فحاشی و بے حیائی سے عشق تھا اب سادگی اور قدوسیت کے پیکر بن گئے' وہ جو باہمی چپقلش کے باعث اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ تاریخ کے جھونکے انہیں ٹھوکروں میں فنا کر رہے تھے' نظام صلوٰۃ کے باعث پوری دنیا پر چھا گئے' تاریخ نے جنہیں بھلا دیا تھا تاریخ ساز بن گئے' جہالت کے لئے جنہیں بطور مثال پیش کیا جاتا تھا' دنیا میں علم کا نور انہی کے ذریعہ سے پھیلا' سائنس و حکمت کی شمعیں انہوں نے روشن کیں۔

دور جدید کے مشہور و معروف ڈاکٹر محمد عالمگیر خان (FRCP) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور' دوران نماز جسم کی مختلف حالتوں (قیام' رکوع' سجود' قعدہ) سے انسانی صحت پر جو خوشگوار اور مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کے بارے میں اپنے ایک مضمون "اسلام اور طب جدید" میں لکھتے ہیں۔

نماز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمایئے:

آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَاءٌ (ابن ماجہ)

ترجمہ : نماز میں شفاء ہے۔

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جہاں روحانی فرحت ہوتی ہے اور دل میں اطمینان وسکون پیدا ہوتا ہے وہاں اس میں جسمانی صحت کے اصول بھی مضمر ہیں' اس کے تمام ارکان اگر اچھی طرح اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کئے جائیں تو یہ صحت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس سے کئی جسمانی بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

کولیسٹرول (Cholesterol): یعنی چربی (جو کہ شریانوں میں تنگی پیدا کرتی ہے) کم کرنے کا سب سے بڑا اور بہتر ذریعہ ورزش ہے اور ورزش بلاناغہ ہر روز کرنا نہایت ضروری ہے بلکہ اس سے اصل مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جبکہ دن میں کئی بار ورزش کی جائے کیونکہ ہم دن میں جتنی بار کھانا کھاتے ہیں اتنی بار ہی کولیسٹرول یعنی چربی ہمارے خون میں عام سطح سے اونچی ہو جاتی ہے اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور یہی وقت ہے جبکہ یہ شریانوں میں بیٹھتی ہے' اگر یہ اچھی طرح جم جائے تو اس کا اکھڑنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے' عام طور پر اتنی زیادہ اور اتنی بار ورزش سوائے ان لوگوں کے جو مزدوری یا کاشت کاری اور کھیتی باڑی وغیرہ کرتے ہیں' بالکل ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کر کے ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے' نماز جہاں ہمیں روحانی عروج عطا کرتی ہے اور برائیوں سے نکال کر پاکیزگی کے دائرے میں داخل کرتی ہے وہاں یہ جسمانی صحت کے لیے بھی ہماری انتہاء درجہ کی معاون ہے' جسم کو چاق وچوبند رکھنے' اعصابی تکلیفوں اور جوڑوں کی بیماریوں سے بچانے اور غذا ہضم کرنے میں مدد دینے میں نماز بہت بڑا ذریعہ ہے۔

علاوہ ازیں صحتِ جسمانی کے لیے نماز کا ایک فائدہ شاید یہ بھی ہے کہ یہ ہمارے خون میں کولیسٹرول یعنی چربی کو کم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ پھر جیسا کہ سطور بالا میں وضاحت ہو چکی ہے دل کے دورے' فالج' قبل از وقت بڑھاپا' مخبوط الحواسی' بول وبراز کے بے قابو اور بے قاعدہ ہو جانے اور ذیابیطس وغیرہ سے بچاؤ کا راز بھی نماز میں پوشیدہ ہے۔

ایک طبی نقطہ: یہاں یہ طبی نکتہ سمجھ لینا بہت ضروری ہے کہ دل کا دورہ اگر

پچاس سال کی عمر کے بعد پڑے تو زیادہ خطرناک نہیں ہے تا کیونکہ عمر کے ساتھ جوں جوں دل کی شریانیں تنگ ہونا شروع ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ نئی شریانیں نکالنے کا انتظام کر رکھا ہے جو بوقتِ ضرورت خون کی فراہمی میں مدد دیتی ہیں اسے امدادی دورانِ خون (Collateral Circulation) کہتے ہیں۔

اس لیے عالم پیری (بڑھاپے) میں دل کے دورے زیادہ خطرناک نہیں ہوتے' آج کل بدقسمتی سے کم عمری میں ہی شریانیں تنگ ہو جانے کی وجہ سے دل کے دورے پڑنے لگتے ہیں' اس عمر میں دل کا دورہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے' اس لئے کہ نئی شریانیں نہیں نکل پاتیں' ان شریانوں کو نکالنے کے لیے متوازن ورزش کی ضرورت ہے' جو نماز میں بصورتِ عبادت موجود ہے' اس لئے جونہی مریض کو اس کا معالج چلنے پھرنے کی اجازت دے' نماز قائم کرنی چاہیے اور آہستہ آہستہ کثرت سے نوافل پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ یہاں یہ بات عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے زیادہ نوافل پڑھنا چاہئیں اس سے روحانی اور جسمانی دونوں مفاد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر آپ غور فرمائیں تو نمازوں کی ترتیب ایسی ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے تو رکعتوں کی تعداد کم ہوتی ہے مثلاً فجر' عصر' مغرب کی نمازیں مگر جب کھانے کے بعد نماز کا وقت ہوتا ہے تو رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں مثلاً ظہر وعشاء کی نمازیں۔ کیونکہ کھانے کے بعد خون میں کولیسٹرول کی زیادتی ہو جاتی ہے اور اسے ورزش سے ہی کم کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہِ رمضان میں چونکہ بوقتِ افطاری زیادہ کھانا کھایا جاتا ہے لہٰذا نمازِ عشا میں بیس تراویح کا اضافہ صحت انسانی کے لیے مفید ہے۔ اس کو بصورتِ عبادت ورزش کے بغیر سوتے ہوئے خون میں کولیسٹرول کی زیادتی کی وجہ سے شریانوں میں گار کے بیٹھنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے' نماز اگر صحیح طور سے ادا کی جائے تو ہر عمر کے مرد وزن کے لیے نہایت متوازن اور مناسب ورزش کا کام دیتی ہے۔ عموماً نماز میں مندرجہ ذیل کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔

نماز میں کوتاہیاں!:

(۱) ہم رکوع میں جھکی ہوئی کمر کو سیدھا یعنی زمین کے متوازی نہیں رکھتے۔ (۲) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر سجدے میں نہیں جاتے۔ (۳) سجدے میں کہنیاں زمین پر لگا لیتے ہیں اور ہتھیلیوں پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ (۴) مرد سجدے میں رانوں کو پیٹ کے ساتھ لگا لیتے ہیں اور اس طرح پیشانی کو زمین پر گھٹنوں کے قریب ہی رکھ لیتے ہیں (جو کہ عورتوں کے لیے موزوں اور جائز ہے) (۵) سجدے سے اُٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں کے اوپر نہیں رکھتے بلکہ زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھتے ہیں۔ (۶) سلام پھیرتے وقت گردن کو پوری طرح نہیں موڑتے۔

اگر ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل کے مطابق صحیح طریقے سے نماز ادا کریں تو جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی بہتر طریق سے ورزش نہ ہو جائے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تکبیر : نیت باندھتے وقت کہنی کے سامنے کے عضلات اور کندھے پر جوڑ کے عضلات حصہ لیتے ہیں۔ عضلات کی حرکات ان کو مضبوط بناتی ہیں اور دورانِ خون کو بڑھاتی ہیں۔

اقامت : ہاتھ باندھتے وقت کہنی کے آگے کھنچنے والے (Flexors) اور کلائی کے آگے اور پیچھے کھنچنے والے عضلات (Extensors and flexor) حصہ لیتے ہیں جبکہ باقی جسم کے عضلات سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں اپنا نارمل کام ادا کرتے ہیں۔

رکوع : گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر کمر کو جھکانے کی حالت کو رکوع کہتے ہیں' اس حرکت میں تمام جسم کے عضلات کی ورزش ہوتی ہے' اس میں کولہے کے جوڑ پر جھکاؤ (Flexion) جبکہ گھٹنے کے جوڑ سیدھی حالت (Extension) میں ہوتے ہیں' کہنیاں سیدھی کھنچی ہوئی ہوتی ہیں اور کلائی بھی سیدھی ہوتی ہے اور ان کے تمام عضلات چست حالت میں رہتے ہیں جبکہ پیٹ اور کمر کے عضلات جھکتے اور سیدھے ہوتے وقت کام کرتے ہیں۔

سجدہ : سجدے میں کولہے پر جھکاؤ' گھٹنے پر جھکاؤ' ٹخنے پر جھکاؤ اور کہنیاں بھی جھکی ہوئی ہوتی ہیں جبکہ ٹانگوں اور رانوں کے پیچھے کے عضلات اور کمر اور پیٹ کے عضلات

کھنچے ہوئے ہوتے ہیں اور کندھے کے جوڑ کے پٹھے اس کو باہر کی طرف کھینچتے ہیں۔
(Abducton) کلائی کے پیچھے کے عضلات کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

سجدے میں عورتوں کے لیے گھٹنوں کو چھاتی سے لگا لینا احسن ہے' یہ بچہ دانی کے پیچھے گرنے کا بہترین علاج ہے' دنیا کے تمام ڈاکٹروں کی رائے میں اس تکلیف دہ مرض کا یہ مناسب ترین علاج ہے۔

تشہد : التحیات پڑھتے وقت جبکہ جسم بیٹھنے کی حالت میں ہوتا ہے۔ گھٹنے اور کولہے پر جھکاؤ ہوتا ہے' ٹخنے اور پاؤں کے عضلات پیچھے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں اور کمر کے عضلات پیچھے اور گردن کے عضلات کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

سلام : سلام پھیرتے وقت گردن کے دائیں اور بائیں طرف کے عضلات کام کرتے ہیں۔ اس طرح تمام جسم کے عضلات کی باری باری ورزش ہوتی رہتی ہے اور دورانِ خون کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے جو کہ انسانی جسم کی نشو ونما اور صحت کے لیے ضروری ہے۔ سجدے میں اور بھی بہت سے جسمانی فوائد مضمر ہیں۔

دماغ کو خون کی بہت ضرورت رہتی ہے کیونکہ یہ رئیس الاعضاء ہے۔ مگر اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے دماغ تک خون پہنچنا مشکل ہوتا ہے' بالخصوص اس وقت جبکہ شریانیں بھی تنگ ہوں۔ سجدہ اس کا بڑا ہی موزوں علاج ہے۔

بڑھاپے میں گھٹنوں کی بیماری (Osteo arthritis) کا ایک بڑا علاج گھٹنوں کے اوپر کے عضلات (Muscles) کو تقویت دینا اور مضبوط رکھنا ہے' اس لئے کہ اس بیماری میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ گھٹنوں کی بجائے یہ عضلات جسم کا بوجھ برداشت کریں' نماز پڑھنے سے یہ بھی اعضا خوب مضبوط اور توانا ہو جاتے ہیں لہٰذا گھٹنوں کی اس بیماری کا قدرتی ازالہ ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں نماز باجماعت کی فضیلت واہمیت کی بنا پر ایک نمازی کو دن میں پانچ مرتبہ باقاعدگی کے ساتھ مسجد کی طرف بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے' اس سے جسم کے تمام اعضاء

کی ورزش ہوتی ہے یہ مشغولیت بوڑھے اور ضعیف لوگوں کے وقت کا بہترین مصرف ہے مغربی سوسائٹی میں ضعیف العمر لوگوں کی قیام گاہوں کی کسمپرسی کسی واقفِ حال سے چھپی ہوئی نہیں ہے درحقیقت یہ دنیا میں دوزخ کا نمونہ پیش کرتی ہے اس کے مقابلے میں ہمارے بوڑھے اور ضعیف مسجد میں بار بار جا کر جو ذہنی اور روحانی سکون حاصل کرتے ہیں دنیا کی کوئی اقامت گاہ اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتی اس طرح نماز باجماعت نے مسلم سوسائٹی کو ضعیف العمری کی اقامت گاہوں (Old age accomodation houses) سے بے نیاز کردیا ہے۔

(''اسلام اور طب جدید'' بحوالہ ماہنامہ عرفات)

نماز کی ایک اہم ضرورت وضو ہے اور وضو کا ایک اہم جزو مسواک کے ذریعے دانتوں کی صفائی ہے مسواک استعمال کرنے سے انسانی جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کے بارے میں پشاور کے ایک ڈینٹل سرجن ڈاکٹر ممتاز الاسلام مجددی اپنے ایک مقالہ 'مسواک کے صحت انسانی پر اثرات'' میں لکھتے ہیں:

دانتوں کے تقریباً 90 فیصد امراض دانتوں پر خوراک کی جمنے والی تہہ جسے (Plaque) کہتے ہیں سے پیدا ہوتے ہیں جب یہ پلاک دو دانتوں کے درمیان والی جگہ پر اور مسوڑھوں کے قریب جمع ہوتا ہے تو وہاں پر مسوڑھوں پر ورم آنا شروع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے مسوڑھے اول پھول جاتے ہیں پھر سرخ ہوجاتے ہیں اور دکھنے لگ جاتے ہیں اور ان سے خون اور پیپ وغیرہ آنا شروع ہوجاتا ہے اور اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو آگے چل کر مسوڑھوں کا گل سڑ جانا دانتوں کا کمزور ہوجانا ہل جانا اور آخر کار گر جانے پر منتج ہوتا ہے اس کے علاوہ اسی جمع شدہ پلاک کے نتیجے میں دانتوں کی سطح پر تیزابی مادے جمع ہونا شروع ہوجاتے ہیں جو کہ دانتوں کو گلا کر ایک اور بیماری جسے (Dental caries) یا عرف عام میں کیڑا لگنا کہتے ہیں شروع ہوجاتی ہے جس کے نتیجے میں دانتوں میں ٹھنڈا گرم لگنا شروع ہوجاتا ہے جو کہ بعد میں مسلسل درد میں تبدیل ہوجاتا ہے اور کیڑا لگنے کے نتیجے میں دانتوں کا ٹوٹ جانا جس کے نتیجے میں آخر کار دانتوں کو نکلوانا پڑجاتا ہے جس کی وجہ سے

کئی بیماریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ دانتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے انسان ٹھیک طور پر خوراک ہضم نہیں کر سکتا اور نتیجتاً کمزور ہوتا جاتا ہے' دانتوں کے معالج حضرات دانتوں پر پلاک بننے کے عمل کو روکنے اور مذکورہ بالا تمام بیمایوں سے حفاظت کے لیے چوبیس گھنٹوں میں کم از کم تین بار برش کرنے اور کم از کم دو بار ماؤتھ واش کرنے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض بجائے کم ہونے کے بڑھتے جارہے ہیں جس کی وجوہات دانتوں کی صفائی کے لیے پلاسٹک کے ریشوں والے برش کا ایک خاص مدت سے زیادہ استعمال ہے' کیونکہ پلاسٹک ایک مخصوص مدت کے بعد اپنی سختی چھوڑ کر زہریلے مادے خارج کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(۲) برش کی صفائی کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا جس کے نتیجے میں برش پر اور خاص طور پر اس حصے پر جہاں پر برش کے ریشے نکلتے ہیں ہر وقت مختلف قسم کے جراثیم جمع ہوتے رہتے ہیں جو کہ نتیجتاً برش کرنے کی صورت میں آپ کے مسوڑھوں اور دانتوں پر اثر کر کے کئی طرح کی بیماریوں کو دعوت دیتے ہیں۔

(۳) برش کے ساتھ ساتھ آپ کو لازمی طور پر کوئی بھی پیسٹ استعمال کرنی پڑتی ہے' پیسٹ میں شامل کیمیکل جو کہ عموماً غیر نامیاتی اور انسانی فطرت کے مطابق نہیں ہوتے جن کی وجہ سے عموماً مسوڑھوں وغیرہ کی الرجی ہو جاتی ہے جو کہ مسوڑھوں کے سوجنے سے لے کر ہونٹوں کے سوجنے تک ہو سکتی ہے۔

(۴) خاص طور پر ہم لوگ امپورٹڈ ٹوتھ پیسٹ (Imported Tooth paste) استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ زیادہ تر یورپین ممالک سے آتی ہیں جن کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ لوگ شراب وغیرہ پیتے ہیں جو کہ کسی بھی چیز کا خمیر اٹھا کر تیار کی جاتی ہے جو کہ ہمارے معاشرے کے مطابق نہیں کیونکہ اس میں خمیر کے اثرات کو ختم کرنے والی ادویات ڈالی جاتی ہیں جو کہ ہمارے حساب سے مسوڑھوں کو اور دانتوں کو بجائے فائدے کے نقصان پہنچاتی ہیں' دینِ اسلام ایک مکمل فطری مذہب ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور اسے نافذ کرنے کے لیے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا ہے، جن کے فرمان کے مطابق مسواک ایک آسمانی تحفہ ہے۔ (حدیث)

اسلام میں دانتوں کی صفائی اور حفاظت کے لیے مسواک کے بارے میں تاکید کی گئی ہے، کیا مسواک واقعی مذکورہ بالا تمام بیماریوں سے نجات کا واحد محفوظ ذریعہ ہے۔

اسلام میں دانتوں کی حفاظت اور صفائی کے لیے چوبیس گھنٹوں میں کم از کم چھ بار پانچ مرتبہ فرض نمازوں سے پہلے اور ایک مرتبہ تہجد اگر وہ پڑھتا ہے تو اس سے پہلے اور اس کے علاوہ ہر وضو سے پہلے مسواک کی تاکید کی گئی ہے، جو کہ برش کے مقابلے میں کم از کم تین گناہ زیادہ ہے اور برش کے ساتھ کسی بھی پیسٹ کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ مسواک کے ساتھ کسی بھی قسم کی پیسٹ کی ضرورت نہیں کیونکہ مسواک کے اندر نامیاتی مرکبات جو کہ انسانی فطرت اور مزاج کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ اس کو چبانے اور استعمال کرنے کی صورت میں نکلتے رہتے ہیں جن کا کسی قسم کا کوئی Side effect نہیں ہے، نامیاتی مرکبات کے کیمیائی تعاملات کی رفتار سست ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ کافی دیر تک اثر پذیر ہوتے رہتے ہیں اور دانتوں سے پلاک بننے کے عمل کو دیر تک روکے رکھتے ہیں، نامیاتی مرکبات برقی لحاظ سے غیر موصل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے آئن (Ions) کی گردش جس کی وجہ سے دانت کی سطح سے تیزابی مادے اور برقی تعاملات کی وجہ سے ہونے والا عمل رک جاتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں میں موجود کیلشیم اور فلورائیڈ کی (Exchange) نہیں ہوتی۔ نامیاتی مرکبات کا مالیکیولی وزن بھی زیادہ ہوتا ہے، اس وجہ سے کیمیائی تعاملات بھی کم ہوتے ہیں جو کہ دانتوں کو کمزور کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک کے ساتھ کسی قسم کا کوئی ماؤتھ واش (Mouth Wash) استعمال نہیں کرنا پڑتا کیونکہ اس کے اندر اس درخت کا مخصوص رس جو کہ اپنے اندر اینٹی سیپٹک کا اثر رکھتا ہے موجود ہوتا ہے جیسا کہ مثال کے طور پر نیم کے درخت کے اندر موجود اینٹی سیپٹک

کے بارے میں تمام دنیا جانتی ہے' برش کے برعکس آپ جب بھی مسواک کو چبائیں مسواک کے اندر سے اس کا رس نکلنا شروع ہو جاتا ہے. جس کی وجہ سے اس کے تمام ریشے مکمل طور پر نہ صرف جراثیم سے پاک بلکہ جراثیم کو ختم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں' برش کے ریشے مسواک کے ریشوں کے مقابلے میں انتہائی سخت ہوتے ہیں اور عموماً ان سے مسوڑھوں کے زخمی ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے بلکہ مسوڑے عموماً ان سے زخمی ہوتے ہیں' اس کے علاوہ ان کی رگڑ سے دانتوں کی سطح کمزور ہو کر گھسنا شروع ہو جاتی ہے جو کہ دانتوں میں مسوڑھوں کے قریب گڑھے پیدا کر دیتی ہے جسے (Abbraision) کہتے ہیں۔ جبکہ مسواک کو استعمال کرنے سے اس کے ریشے مسوڑھوں اور دانتوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے' مسواک کو دانتوں سے چبا کر نرم کرنے کی وجہ سے دانتوں میں ایک خاص قسم کی مضبوطی آ جاتی ہے جو کہ برش کرنے کی صورت میں کسی طرح بھی پیدا نہیں ہوتی۔ مسواک کے اندر موجود تمام نامیاتی اجزاء جو کہ خاص مقدار الکلائیڈز پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ انسانی جسم پر خوشگوار اثرات چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ یہ BioCompatable ہوتے ہیں جبکہ پیسٹ میں ایسا نہیں ہوتا البتہ مسواک کرنے کے لیے کچھ اصولوں کو مدِ نظر ضرور رکھنا چاہیے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مسواک صرف ایک بالشت لمبائی میں ہونی چاہیے کیونکہ زیادہ لمبی مسواک ہونے کی صورت میں دانتوں اور مسوڑھوں پر غیر ضروری طور پر زور پڑے گا جس کی وجہ سے مسوڑھے چھل سکتے ہیں اور دانت ہل سکتے ہیں۔

(۲) مسواک کی موٹائی آپ کی چھنگلی انگلی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں مسواک دانتوں کے درمیان والی جگہ پر نہیں پہنچ سکے گی جس کی وجہ سے دانت مکمل طور پر صاف نہیں ہو سکیں گے اور نہ ہی ان کی موٹائی چھنگلی انگلی سے کم ہونی چاہیے کیونکہ اس صورت میں بھی یہ آپ کے مسوڑھوں کو نقصان پہنچائے گی۔

(۳) مسواک کو اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کریں کسی ہتھوڑی یا پتھر وغیرہ سے نرم کرنے کی صورت میں مسواک کا اصل فائدہ جو کہ Feed Back کی صورت میں جو کہ دانتوں سے مسواک کو نرم کرنے کی صورت میں دانتوں کو پہنچتا ہے حاصل نہ ہوگا۔

(۴) مسواک دانتوں کی چوڑائی کے رخ میں کرنی چاہیے' لمبائی میں مسواک کرنے کی صورت میں مسوڑھوں کے چھل جانے کا خدشہ ہوتا ہے اور صفائی بھی نہیں ہوتی۔

(۵) انتہائی اہم بات یہ ہے کہ مسواک کم از کم آپ کے دانتوں پر دو منٹ تک پھرتی رہے یعنی کم از کم ایک دانت پر تین مرتبہ مسواک پھیر لی جائے' جلدی جلدی مسواک ادھر اُدھر پھیر کر کلیاں کرنے کا نام مسواک کرنا نہیں بلکہ یہ انتہائی آرام اور اطمینان سے کرنی چاہیے۔

مندرجہ بالا تمام قوانین پر عمل کرنے سے آپ انشاء اللہ دانتوں کی تمام بیماریوں سے محفوظ رہیں گے اور اسلام کے مطابق زندگی گزارنے اور سنت پر عمل پیرا ہونے کے فوائد سے بھی محظوظ ہوں گے۔

مذکورہ بالا ماہرین کے تجزیات و تجربات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آتی ہے کہ نماز جسمانی و معاشرتی فلاح و بہتری کے لیے ایک عظیم اور مؤثر وسیلہ کے طور پر کام کرتی ہے اس لئے بااثر اور دینی درد مند حضرات اگر باقاعدہ مشن کے تحت نماز سیمینار اور نمازی بناؤ مہم کے ذریعے نظام صلوٰۃ جاری کروائیں اور اربابِ حکومت اس پر عملاً تنفیذ کروائیں تو وہ دن دور نہیں کہ نماز کی بدولت ایک ایسی قوم اور معاشرہ معرضِ وجود میں آئے جس کے افراد جسمانی و اخلاقی لحاظ سے نہایت زیرک' متحرک' فعال' سرگرم' تندرست و توانا ہوں۔

مرداورعورت کی نماز کے فرق کا تقابلی جائزہ

مرداورعورت کے نماز پڑھنے کے طریقہ میں فرق ہے۔وہ فرق ذیل میں مرقوم ہے۔قارئین کرام ایک نگاہ میں مرداورعورت کی نماز کا فرق بآسانی سمجھ لیں گے۔

کہاں فرق ہے	تعداد فرق	مرد کے لیے کیا حکم ہے؟	عورت کے لیے کیا حکم ہے؟
تکبیر	۱	اپنی ہتھیلیاں آستین کے باہر رکھے	اپنی ہتھیلیاں آستین یا چادر کے اندر چھپا کر رکھے۔
	۲	اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے	اپنے دونوں ہاتھ صرف مونڈھوں تک اٹھائے۔
قیام	۱	ناف کے نیچے ہاتھ باندھے	پستان (چھاتی) کے نیچے ہاتھ باندھے۔
	۲	دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے جوڑ پر رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اردگرد حلقہ کی شکل میں رکھے اور بیچ کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر بچھادے	بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پستان (چھاتی) کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھے۔
رکوع	۱	پورا جھکے اس طرح کہ پیٹھ خوب بچھائے کہ اگر پانی کا پیالہ بھر کر پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔	صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔
	۲	اپنا سر پیٹھ کے محاذ (برابر) میں رکھے نہ نیچا جھکائے اور نہ اونچا اٹھائے	اپنا سر پیٹھ کے محاذ (برابر) سے اونچا رکھے
	۳	ہاتھ پر ٹیک لگائے یعنی وزن دے۔ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے	ہاتھ پر ٹیک نہ لگائے یعنی وزن نہ دے۔ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور گھٹنے پکڑے نہیں۔
	۴	گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر انگلیاں خوب کھلی ہوئی اور کشادہ رکھے۔	ہاتھ کی انگلیاں کشادہ نہ کرے بلکہ ملی ہوئی رکھے۔
	۵	اپنی ٹانگیں مطلق نہ جھکائے بلکہ بالکل سیدھی رکھے۔	اپنی ٹانگیں جھکی ہوئی رکھے، مردوں کی طرح سیدھی نہ رکھے۔

سجدہ	۱	پھیل کر اور کشادہ ہو کر سجدہ کرے۔	سمٹ کر سجدہ کرے۔
	۲	بازو کو کروٹ سے پیٹ کو ران سے اور ران کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔	بازو کو کروٹ سے، پیٹ کو ران سے، ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دے۔
	۳	کلائیاں اور کہنیاں زمین پر نہ بچھائے بلکہ ہتھیلی زمین پر رکھ کر کلائیاں اور کہنیاں اوپر کو اٹھائے۔	کلائیاں اور کہنیاں زمین پر بچھائے یعنی زمین سے لگائے۔
جلسہ اور قعدہ	۱	اپنا بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں قدم اس طرح کھڑا رکھے کہ تمام انگلیاں قبلہ رو ہوں۔	دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے اور بائیں سرین (چوتڑ) کے بل زمین پر بیٹھے۔
	۲	اپنی ہتھیلیاں ران پر رکھے اور انگلیاں اپنی حالت پر چھوڑ دے یعنی انگلیاں نہ کشادہ رکھے نہ ملی ہوئی۔	اپنی ہتھیلیاں ران پر رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔
آگے سے گزرنے والے کو متنبہ کرنا	۱	نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی شخص آگے سے گزرے تو سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو متنبہ کرے۔	نماز پڑھ رہی ہے اور کوئی آگے سے گزرے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر متنبہ کرے اس کو شرعی اصطلاح میں ”تصفیق“ کہتے ہیں۔
نماز فجر	۱	نماز فجر میں اسفار تک تاخیر کرنا مستحب ہے، یعنی اتنا اجالا ہو جائے کہ زمین روشن ہو جائے اور آدمی ایک دوسرے کو آسانی سے پہچان لے۔	نماز فجر غلس یعنی اول وقت اندھیرے میں پڑھے۔ عورت فجر کی نماز مردوں کی جماعت قائم ہونے سے پہلے یعنی اُجالا پھیلنے سے پہلے پڑھے، باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا انتظار کرے یعنی مردوں کی جماعت ہو جانے کے بعد پڑھے۔
نماز جمعہ و عیدین	۱	مرد پر جمعہ کی نماز فرض ہے اور عیدین کی نماز واجب ہے۔	عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں ہے۔

عماد بک سنٹر لاہور